ماہنامہ جہانِ رضا لاہور



بیاد

مجددِ دین و ملت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

مرکزی مجلسِ رضا
MARKAZI MAJLIS-E-REZA

- مجلس مولود شریف کرنا ثواب ہے
- غامدیت کا پوسٹ مارٹم (آخری قسط)
- میلاد کا ثبوت ۔۔۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں
- مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔۔۔ عالم گیر انقلاب کا سنگ بنیاد
- ناسخ و منسوخ
- محسنِ اہل سنت روانہ ہوا ۔۔۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہٗ
کے افکار کا حقیقی ترجمان

ماہنامہ جہانِ رضا لاہور

بانی مجلس رضا: حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بانی ماہنامہ: حضرت پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

ایڈیٹر: محمد منیر رضا قادری رضوی عفی عنہ

جلد ۲۸۔ دسمبر ۲۰۱۸ء/ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ شمارہ: ۲۴۳

قیمت فی شمارہ: 30/- روپے، سالانہ چندہ/-500 روپے

مرکزی مجلس رضا

خط وکتابت، ترسیل زر اور ملنے کا پتا:

مسلم کتابوی، گنج بخش روڈ، دربار مارکیٹ، لاہور

Email:muslimkitabevi@gmail.com, 042-37225605, 0321-4477511

مجلس مولود کرنا ثواب ہے

ازامام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

1337ھ میں یعنی آج سے تقریبا103 سال پہلے میلاد شریف کے متعلق وہابیہ نے ایک اشتہار چھاپہ جس میں شکوک وشبہات کا اظہار کیا گیااور ان شکوک وشبہات کا جواب دینے والے کو100 روپے انعام دینے کا اعلان بھی کیا،،۔

اس اشتہار کا جواب اس صدی کے مجدد حامی سنت ماحی بدعت پیر طرقت رہبر شریعت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے دیااور فرمایا اگر وہابیت اس جواب کا جواب دیدے تو 200 روپے انعام وصول کرے،،،وہ سوال و جواب ھدیہ قارئین کرام کیا جاتا ہے خود بھی استفادہ کریں۔

فتاوی رضویہ شریف سے ملاحظہ فرمائیں،،

مسئلہ:97ازامرتسر کٹرہ پرجہ مرسلہ غلام محمد دکاندار 27 ربیع الاول شریف 1337ھ

ثبوت مولود شریف پر سوروپیہ انعام

آج کل جس رسم کا رواج ہے ہمارے علم میں یہ بے ثبوت بات ہے اس کے ثبوت دینے پر انجمن ہذا (انجمن اہل حدیث امرتسر) کی طرف سے یکم ربیع الاول کو ایک اشتہار انعامی 10 روپیہ شائع ہو چکا ہے مگر میاں فیروزالدین صاحب سوداگر آنریری مجسٹریٹ فرماتے ہیں کہ یہ انعام کم ہے اس مسئلہ کا فیصلہ ہونا ضروری ہے اس لئے میاں صاحب موصوف مروجہ مولود (میلاد) کا ثبوت قرآن یا حدیث یا فقہ میں سے دینے والے کو یک صد (100) روپیہ انعام دینے کا اعلان کرنے کی ہم کو اجازت دیتے ہیں، امید ہے حامیان مولود شریف ضرور توجہ کرکے انعام مرقومہ کے علاوہ ثواب دارین بھی حاصل کریں گے۔

نوٹ: واضح رہے کہ ایچ پیچ کا کام نہیں، صرف حوالہ کتاب مع عبارت شائع کر دینا کافی ہے جس میں لکھا ہو کہ ربیع الاول کے مہینہ میں مجلس مولود کیا کرو۔ مجلس مولود کرنا ثواب ہے ہماری طرف سے اجازت ہے کہ اماماں دین میں سے کسی ایک امام کا قول دکھا دیں جو کسی مستند کتاب میں ہو، اگر اتنا بھی ثبوت نہیں تو پھر ایسی بے ثبوت بات کو چھوڑنے میں ذرا دیر نہ کریں ورنہ خدا کے سامنے جواب دہی ہوگی۔

والسلام خاکسار محمد ابراہیم شال مرچنٹ

نائب سیکریٹری انجمن اہل حدیث امرتسر 13 دسمبر

،،،،،،،،،الجواب،،،،،،،،،

وہابیہ کو دوسو (200) روپے انعام

حامداً ومصلیاً ومسلماً

(1) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ أَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۔ (پارہ 30 سورہ والضحیٰ: آیت 11)

""اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو"۔

اگر وہابیہ ثبوت دے دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت نعمت نہیں یا مجلس میلاد مبارک اس نعمت کا چرچا نہیں تو 40 روپے انعام،

(2) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ ذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللهِ ۔ (سورہ ابراہیم: آیت 5)

""انھیں اللہ کے دن یاد دلاؤ"

اگر وہابیہ ثبوت دے دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولادت کا دن اللہ کے عظمت والے دنوں میں نہیں یا مجلس میلاد اس دن کا یاد دلاتا نہیں تو 40 روپے انعام

(3) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۔

(سورہ یونس: آیت 58)

""تم فرمادو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر لازم ہے کہ خوشیاں مناؤ"۔

اگر وہابیہ ثبوت دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہیں یا مجلس میلاد اس فضل ورحمت کی خوشی نہیں تو 40 روپے انعام۔

(4) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔
(سورہ الحشر: آیت 7)

''جو رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے وہ منع کریں اس سے باز رہو''۔

اگر وہابیہ ثبوت دیں کہ قرآن مجید یا حدیث شریف میں کہیں مجلس میلاد مبارک کو منع فرمایا تو 40 روپے انعام

،،،،ضروری اطلاع،،،،

واضح رہے کہ ایچ پیچ کا کام نہیں صرف وہ آیت یا مع حوالہ کتاب وصحیح اسناد حدیث شائع کر دینا کافی ہے جس میں لکھا ہو کہ ربیع الاول کے مہینے میں مجلس میلاد نہ کیا کرو مجلس میلاد کرنا عذاب ہے بلکہ ہماری طرف سے اجازت ہے کہ چاروں اماموں یا صحاح ستہ کے چھ (6) مصنفوں میں سے کسی ایک امام کا قول مذکور دکھادیں جو کسی مستند کتاب میں ہو، اگر منع کا اتنا ثبوت بھی نہیں تو پھر ایسے بے ثبوت منع کو چھوڑنے میں ذرا دیر نہ کریں ورنہ خدا کے سامنے جواب دہی ہوگی۔

(5) اہلحدیث کی کانفرنس اور اس میں سیکریٹری وغیرہ مقرر کرنا اور بننا اور اس کے بڑے سالانہ جلسے اور انکی ہیئت کذائی اور اہلحدیث کا اخبار چھاپنا اور اس کی پیشگی قیمت (ایڈوانس) لینا اور رد آئمہ میں کتابیں چھاپنا اور ہیئت مروجہ (موجودہ صورت) پر مدرسے بنانا اور ان میں تنخواہ دار مدرسین رکھنا۔ سہ ماہی، ششماہی، سالانہ امتحان ہونا، ان میں پاس کے نمبر ٹھہرانا کسی مسئلہ کا ثبوت مانگنے پر اشتہار چھاپنا اس پر درس کا نصاب معین کرنا انعام ٹھہرانا ان سب باتوں کا اگر وہابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ، تابعین، یا چار امام یا چھ مصنف صحاح سے ثبوت دے دیں تو 40 روپیہ انعام۔

اور ثبوت نہ دے سکیں تو پھر ایسی بے ثبوت باتوں کے چھوڑنے میں ذرا دیر نہ کریں ورنہ خدا ﷻ کے سامنے جواب دہی ہوگی والسلام علی من اتبع الھدی (اور سلامتی اسے جو ہدایت کی پیروی کرے۔ت)۔

(فتاوی رضویہ، مسئلہ نمبر 97 جلد 29 صفحہ 246 تا 248 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فتنہ غامدیت کا پوسٹ مارٹم (قسط دوم)

(جاوید غامدی کے عقائد و نظریات کا اسلامی عقائد سے تقابلی جائزہ)

جاوید غامدی کے عقائد و نظریات "اُمت مسلمہ اور تمام مکاتب فکر کے علماء دین کے متفقہ اور اجماعی عقائد و اعمال سے بلکل الگ اور مختلف ہیں۔ غامدی نے سیدھے راستے کو چھوڑ کر غلط راستہ اپنایا ہے اور اپنے اس غلط راستے کو اسلام کا نام دیکر ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں بالخصوص نوجوان کالج و یونیورسٹی کے طلباء و طالبات کو کنفیوژ کر دیا ہے۔ مسلسل نت نئی تعبیریں سنا سنا کے اتنا شکوک و شبہات میں ڈال دیا ہے کہ آج کے نوجوان مسلمان اصل اسلام سے بدظن ہو کر علماء کرام اور مولانا حضرات پر تنزیہ جملے کسنا شروع ہو گئے ہیں.
اللہ (عزوجل) قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:" جو شخص رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے گا اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر کسی اور راستے پر چلے گا حالانکہ اس پر صحیح راستہ واضع ہو چکا ہو تو اسے ہم اُسی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور پھر اسے جہنم میں داخل کریں گے جو بہت بُرا ٹھکانہ ہے" ۔(سورہ النساء، آیت:115)

اب ہم جاوید احمد غامدی کے نظریات کا اسلامی نظریات کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں۔ ذیل میں" جاوید غامدی کے 39 عقائد و نظریات" کا" علماء اسلام کے متفقہ عقائد و نظریات" سے تقابلی جائزہ ہے جس کے بعد آپ کے لیے یہ فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا کہ کون صحیح راستے پر ہے اور کون غلط تعویلیں کر کے گمراہ ہو چکا ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 1:

’’جو شخص صرف خدا اور آخرت پر یقین رکھتا ہو، خواہ یہودی ہو یا عیسائی یا کوئی اور مذھب کا ماننے والا ہو، وہ نجات پاسکتا ہے اور جنت میں جا سکتا ہے‘‘۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: کوئی شخص تکمل ایمان یعنی اللہ پر، فرشتوں پر، نبیوں پر، آسمانی کتابوں پر، آخرت پر اور اچھی بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر ایمان لائے بغیر نہ تو

نجات پاسکتا ہے اور نہ جنت میں جاسکتا ہے۔ حدیث جبرائیل میں آتا ہے کہ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کا پہلا سوال یہ تھا کہ اسلام کیا ہے؟ اس کے جواب میں مخبر صادق ﷺ نے اسلام کے پانچ ارکان ذکر فرمائے۔ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کا دوسرا سوال یہ تھا کہ: ایمان کیا ہے؟ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "ایمان یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر اور ایمان لاؤ اچھی بری تقدیر پر۔

مگر آپ نوٹ کریں کہ مسلمانوں کا ایمان کمزور کرنے کے لیے جاوید احمد غامدی کہتا ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے لیے مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ہندو، عیسائی اور یہودی بھی جنت میں جاسکتے ہیں۔ یہ فتنہ نہیں تو اور کیا ہے؟

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 2: توریت، زبور اور انجیل آج بھی خدا کی کتابیں ہیں اور ان پر عمل کرنے والا بھی جنت میں جائے گا"۔ (یعنی ہندو، عیسائی اور یہودی اب بھی اپنی کتابوں پر عمل کر کے جنت میں جاسکتے ہیں)۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: توریت، زبور اور انجیل اللہ عزوجل کی ہی کتابیں تھیں مگر وہ محفوظ نہ رہ سکیں، یہود و نصاریٰ نے ان میں من پسند تحریفیں کر دی تھیں جبکہ قرآن پاک کے نازل ہونے کے بعد وہ سب کتابیں اور ان میں موجود شریعتیں منسوخ ہوگئیں۔ قرآن پاک ہی اب نئی شریعت ہے، یہود و نصاریٰ کے تحریف شدہ کتابوں کی اصلیت کی کوئی گارنٹی نہیں رہی اور نہ ہی ان کی پرانی شریعتیں قابل عمل ہیں کیونکہ ہر رسول کی نئی شریعت آنے کے بعد سابقہ شریعتیں خود بخود منسوخ ہوجاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تمام شریعتیں منسوخ کر کے قرآن کی شریعت اپنانے کا حکم دیا۔

دراصل جاوید غامدی نے توریت، زبور اور انجیل کی موجودہ کتابوں کو اس لیے خدا کی کتابیں کہا کیونکہ ایسا کہنے سے ایک تو مسلمان قرآن پاک کو کم اہمیت دیں گے، دوسرا مسلمان دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کو بھی حق پر سمجھ کر انہیں اسلام لانے کی تبلیغ کرنا

چھوڑ دیں گے۔ یہ ایک طرح کی ایسی برین واشنگ ہے جس کے ذریعے مسلمانوں کو اصل اسلام سے دور کر کے نیا اسلام تھمایا جا رہا ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 3: نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی شخص کو کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: جو شخص دین کے بنیادی ارکان، شعائر اسلام اور ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے تو اسے کافر قرار دیا جا سکتا ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 4: ''قرآن کی صرف ایک ہی قراءت درست ہے، باقی سب قراءتیں عجم کا فتنہ ہیں''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: قرآن مجید کی سات یا دس (سبعہ یا عشرہ) قراءتیں متواتر اور صحیح ہیں اور یہ 14 سو سال سے چلتی آ رہی ہیں۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 5: ''قرآن کا ایک نام میزان بھی ہے''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: میزان، قرآن پاک کے ناموں میں سے کوئی نام نہیں ہے اور نہ ہی کسی قرآنی آیت یا حدیث سے ثابت۔ قرآن پاک کو نیا نام دیکر غامدی نے فتنہ کھڑا کیا ہے۔ جاوید غامدی نے کبھی قرآن کو میزان قرار دیا ہے تو کبھی سنت کو میزان ٹھہرایا۔ کبھی ایک میزان کبھی دو میزانیں۔ ایک جگہ لکھتا ہے " قرآن میزان ہے۔ چنانچہ تولنے کے لیے بھی ہے۔ اس دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس پر اسے تولا جا سکے۔ (میزان، ص 22، طبع دوم، اپریل 2002) ہر چیز اسی میزان (قرآن) پر تولی جائے گی۔

(میزان حصہ اول، ص 140، اشاعت 1985)

پھر آگے چل کر دوسری جگہ سنت کو بھی میزان کہہ دیا۔ چنانچہ اپنے رسالے ''اشراق'' میں لکھتا ہے۔" قارئین محترم! اشراق ایک تحریک ہے، علمی تحریک۔۔ فکر و نظر کو قرآن و سنت کی میزان میں تولنے کی تحریک۔

(ماہنامہ اشراق، بابت اپریل، مئی، جون، جولائی، اگست، اکتوبر، نومبر، دسمبر 1991)

اس طرح غامدی نے ایک طرف قرآن کو میزان قرار دیا اور پھر دوسری طرف سنت کو بھی میزان مان لیا۔ یہ چیز اس کی مکاری کو عیاں کرتی ہیں۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 6: سورہ نصر مکی ہے"

متفقہ اسلامی عقیدہ: سورہ نصر مکی نہیں بلکہ مدنی ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 7: " قرآن میں اصحاب الاخدود سے مراد دور نبوی کے قریش کے فراعنہ ہیں"۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: اصحاب الاخدود کا واقعہ بعثت نبوی سے بہت پہلے زمانے کا ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 8: " سورہ لھب میں ابولہب سے مراد قریش کے سردار ہیں"

متفقہ اسلامی عقیدہ: ابولہب سے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کافر چچا اور مکے کے کافروں کا سردار" ابولہب "ہی مراد ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 9: اصحاب الفیل کو پرندوں نے ہلاک نہیں کیا تھا بلکہ وہ قریش کے پتھراؤ اور آندھی سے ہلاک ہوئے تھے۔ پرندے صرف ان کی لاشوں کو کھانے کے لیے آئے تھے"۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: اللہ عزوجل نے اصحاب فیل پر ایسے پرندے بھیجے جو اپنی چونچوں میں کنکر لیکر آئے اور ابرہہ کے لشکر پر برسا کر انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ اس واقعہ کا ذکر سورہ الفیل میں موجود ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 10: "سنتیں صرف 27 ہیں"

متفقہ اسلامی عقیدہ: سنتیں ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 11: ثبوت کے اعتبار سے سنت اور قرآن میں کوئی فرق نہیں۔ ان دونوں کا ثبوت اجماع اور عملی تواتر سے ہوتا ہے"

متفقہ اسلامی عقیدہ: ثبوت کے اعتبار سے سنت اور قرآن میں واضح فرق ہے۔ سنت کے ثبوت کے لیے علماء کا اجماع ضروری ہے جبکہ قرآن کے لیے اجماع شرط نہیں۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 12: حدیث سے کوئی بھی اسلامی عقیدہ یا عمل ثابت نہیں ہوتا"

متفقہ اسلامی عقیدہ: احادیث سے بھی بیشمار اسلامی عقائد اور اعمال ثابت ہیں۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 13: عورتیں بھی مردوں کی امامت کر سکتی ہیں"

متفقہ اسلامی عقیدہ: اسلام میں عورت مردوں کی امامت نہیں کر سکتی، یہ کام صرف قادیانی ہی کر سکتے ہیں اور شاید غامدی بھی قادیانیت کا نیا چہرہ ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 14: " تیمم کا حکم پہلی اُمتوں میں بھی تھا"

متفقہ اسلامی عقیدہ: تیمم کا حکم صرف اُمت محمد یہ کے ساتھ مخصوص ہے، پہلے کسی بھی اُمت میں تیمم کا رواج نہیں تھا نہ ہی کسی نبی یا رسول نے تیمم کا حکم دیا۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 15: ''نماز کا کچھ حصہ غیر عربی (یعنی اپنی مادری زبان) میں بھی پڑھا جاسکتا ہے''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: علماء اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ پوری نماز صرف اور صرف عربی زبان میں ہی ادا ہو سکتی ہے۔ مقامی زبان سے نماز نہیں ہوگی۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 16: ''شہید کی میت کو غسل دینا سنت ہے"

متفقہ اسلامی عقیدہ: شہید کی میت کو غسل دینا جائز نہیں۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ غامدی نے جو 27 سنتیں بیان کی تھیں ان میں یہ شامل ہی نہیں۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 17: ''زکوۃ کا نصاب مخصوص اور مقرر نہیں ہے۔''

متفقہ اسلامی عقیدہ: غامدی کا کہنا ہے کہ زکوۃ کا نصاب یعنی سال ہونے پر مال کا چالیسواں حصہ ادا کرنا مقرر نہیں جبکہ علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ زکوۃ کا نصاب مقرر ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 18: ''ریاست کسی بھی چیز کو زکوۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے''

متفقہ اسلامی عقیدہ: غامدی کا مطلب ہے کہ اگر ریاست کہہ دے کہ سونے پر زکوۃ نہیں ہوتی، تو وہ اسلامی عقیدہ بن جائے گا اور سونے پر زکوۃ ادا نہ کرنے سے گناہ نہیں ہوگا۔ جبکہ علماء دین کا اتفاق ہے کہ ریاست کسی بھی چیز یا شخص کو ذکوۃ سے مستثنیٰ نہیں کر سکتی۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 19: ''بنو ہاشم (یعنی سیدزادوں) کو زکوۃ دینا جائز ہے''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: قرآن وسنت سے ثابت ہے کہ نبی کے گھر والوں اور اہل بیت کی اولادوں یعنی سیدزادوں (بنوہاشم) کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 20: ''اسلامی ریاست نماز اور زکوۃ کے سوا کسی اور دینی حکم کے نفاذ کے لیے قانون کی طاقت استعمال نہیں کرسکتی''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: علماء دین کا اتفاق ہے کہ اسلامی ریاست تمام دینی احکام کے نفاذ کے لیے پہلے اخلاقی طور پر اور پھر قانونی طاقت سے کام لے سکتی ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 21: ''حج اور عمرے میں سعی ضروری نہیں اس کے بغیر بھی حج اور عمرہ ہوسکتا ہے''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: سعی واجب (یا فرض) ہے اس کے بغیر حج یا عمرہ نہیں ہوتا۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 22: ''طواف وداع ضروری نہیں ہے''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: طواف وداع واجب ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 23: ''قرآن کی رو سے کوئی شخص دو ایسی عورتوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا جو آپس میں پھوپھی بھتیجی یا خالہ بھانجی ہوں''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: یہ حکم سنت کی رو سے ہے قرآن کی رو سے نہیں۔ سنت کی رو سے حکم ہے کہ کوئی شخص ایسی دو عورتوں کو اپنے نکاح میں جمع نہیں رکھ سکتا جو آپس میں پھوپھی بھتیجی یا خالہ بھانجی ہوں۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 24: ''قرآن کی رو سے بیوہ کو ایک سال تک نان ونفقہ دینا ضروری ہے''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: قرآن کا یہ حکم عورت کو وراثت میں اس کا حق دینے کے احکام نازل ہونے کے بعد منسوخ ہو چکا تھا۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 25: ''اسلام میں موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) پر دی جاسکتی ہے"

متفقہ اسلامی عقیدہ: علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ اسلامی شریعت میں موت کی سزا بہت سے جرائم پر دی جاسکتی ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 26: ''شراب نوشی کی کوئی شرعی سزا مقرر نہیں ہے''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: اسلام میں شراب نوشی کی شرعی سزا ہے جو اجماع کی رو سے اسی کوڑے مقرر ہیں۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 27: ''زانی کنوارا ہو یا شادی شدہ دونوں کی سزا صرف سو کوڑے ہیں''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: زانی کنوارا ہو تو سزا سو کوڑے ہے لیکن شادی شدہ ہو تو زانی کی سزا سنگسار کرنا ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 28: ''دیت کا قانون وقتی اور عارضی تھا، قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل ہوسکتی ہے، عورت اور مرد کی دیت برابر ہے''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: اسلام میں دیت کا حکم اور قانون ہمیشہ کے لیے ہے، قتل خطاء میں بھی دیت کی مقدار کم یا تبدیل نہیں ہوسکتی جبکہ مرد اور عورت کی دیت بھی برابر نہیں ہے۔ عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 29: ''سؤر کی کھال اور چربی وغیرہ کی تجارت اور ان کا استعمال ممنوع نہیں یعنی جائز ہے''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: سؤر نجس العین جانور ہے، اس کی کھال اور دوسرے اجزاء کا استعمال یا تجارت کرنا اسلام میں حرام ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 30: ''عورت کے لیے دوپٹا پہننا شرعی حکم نہیں ہے''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: عورت کے لیے دوپٹا اور اوڑھنی پہننے کا حکم قرآن پاک کی سورہ النور کی آیت نمبر 31 سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل عورتوں کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ''اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی

پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانوں سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ"۔ (القرآن، سورنور، آیت 31)

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 31: ''کئی انبیاء قتل ہوئے مگر کوئی رسول کبھی قتل نہیں ہوا''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: قرآن پاک سے ثابت ہے کہ بہت سے نبیوں اور رسولوں دونوں کو قتل کیا گیا۔ ملاحظہ کیجیے۔

''اور محمد تو ایک رسول ہیں، ان سے پہلے اور رسول ہو چکے''۔ (آل عمران، 144)

''تو کیا وہ اگر انتقال فرمائیں یا شہید ہوں، تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا۔ تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ لے کر آئے جو تمہارے نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو تو اُن (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے ہو اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو"۔ (سورہ البقرہ، 87)

اس آیت سے واضح معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کے ہاتھوں کئی رسول قتل ہوئے تھے۔

''بیشک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کے پاس کئی رسول بھیجے۔ جب کبھی کوئی رسول انکے پاس وہ چیز لایا جو اُن کو پسند نہ آئی تو بعض کو وہ جھٹلاتے اور بعض کو قتل کر ڈالتے تھے"۔ (سورہ مائدہ 70)

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل نے اللہ عزوجل کے بھیجے ہوئے کئی رسولوں کو قتل کیا تھا۔

''یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی نہ پیش کرے جسے آگ کھا جائے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے کہ مجھ سے پہلے تمہارے پاس کئی رسول آئے، نشانیاں لے کر اور اس چیز کے ساتھ جسے تم کہہ رہے ہو، پھر تم نے ان کو قتل کیوں کیا؟ اگر تم سچے ہو''۔
(سورہ آل عمران، 183)

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 32: ''(علیہ السلام) وفات پاچکے ہیں''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: یاد رہے قادیانیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) وفات پاچکے ہیں، غامدی نے بھی قادیانی نظریہ نئی تعبیر کے ساتھ پیش کردیا ہے۔ علماء اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان پر زندہ اٹھالیے گئے۔ وہ قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 33: ''یاجوج ماجوج اور دجال سے مراد مغربی اقوام ہیں''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: یاجوج ماجوج اور دجال قرب قیامت کی دو الگ الگ نشانیاں ہیں۔ احادیث کی رو سے یاجوج ماجوج ایک قوم ہے جبکہ دجال ایک آنکھ سے کانا یہودی النسل شخص ہوگا۔ غامدی نے دونوں کو مغربی اقوام کہہ کر ثابت کردیا کہ اسے دین کی الف بے کا بھی علم نہیں۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 34: ''کھانے میں صرف چار (4) چیزیں ہی حرام ہیں۔ خون، مردار، سؤر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: ان کے علاوہ کھانے کی بہت سی اور چیزیں بھی حرام ہیں جیسے کتے اور پالتو گدھے کا گوشت وغیرہ۔ شاید غامدی خود کتے اور گدھے کھاتے ہوں گے کیونکہ ان کے نزدیک یہ حرام نہیں ہیں۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 35: ''جہاد و قتال کے بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ (یعنی جہاد جائز نہیں ہے)''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: اسلام میں جہاد ایک شرعی فریضہ اور اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جس طرح قادیانیوں نے جہاد کا انکار کیا ٹھیک اسی طرح غامدی نے بھی من گھڑت تعبیریں کر کے جہاد و قتال کو اپنے خود ساختہ اسلام سے سرے سے ہی نکال کر اپنے بیرونی آقاؤں کو خوش کیا۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 36: ''کافروں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم اب باقی نہیں رہا اور اب مفتوح کافروں سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: اصل دین اسلام میں جہاد کا حکم قیامت تک کے لیے ہے اور مفتوح کفار (ذمی قیدیوں) سے جزیہ لیا جا سکتا ہے

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 37: ''جنگ کے بعد ملنے والے مال غنیمت پر مجاہدین کا کوئی ابدی حق نہیں ہے یہ اصلاً اجتماعی مقاصد کے لیے خاص ہیں''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: اسلام میں مال غنیمت کا 4/5 (چار بائے پانچ) حصہ مجاہدین کا حق ہے جو ان میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 38: ''قیامت کے قریب کوئی مہدی نہیں آئے گا''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ امام مہدی (علیہ السلام) قیامت کے قریب تشریف لائیں گے اور مسلمانوں کی سربراہی کر کے دجال کے لشکر کے خلاف جنگ کریں گے۔ لیکن غامدی نے بھی قادیانیوں کی طرح امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کا انکار کر کے قادیانی مذہب کو فروغ دیا ہے۔

فتنہ غامدی، عقیدہ نمبر 39: ''ہم جنس پرستی فطری ہے اس لیے جائز ہے''۔

متفقہ اسلامی عقیدہ: ہم جنس پرستی قبیح فعل اور گناہ کبیرہ ہے، اللہ عزوجل نے "قوم لوط" کو اسی ہم جنس پرستی کی وجہ سے اپنے عذاب سے تباہ و برباد کر دیا تھا۔

جاوید احمد غامدی کے چند مزید عجیب وغریب عقائد ونظریات جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں

عورت بھی نکاح پڑھا سکتی ہے۔

مرد اور عورتیں برابر کھڑے ہوکر با جماعت یا انفرادی، دونوں طرح سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس سے دونوں کی نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ یاد رہے قادیانیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے اور وہ نماز ایک ساتھ پڑھتے ہیں۔

گانا بجانا اور موسیقی جائز ہے۔

عورت بغیر چادر اوڑھے یا بغیر دوپٹہ اوڑھے اجنبی مردوں کے سامنے سے آ اور جا سکتی ہے۔

عام طور پر اہل علم داڑھی رکھنا دینی لحاظ سے ضروری قرار دیتے ہیں، تاہم ہمارے نزدیک (غامدی مذہب میں) داڑھی رکھنے کا کوئی حکم دین میں کہیں بیان نہیں ہوا، لہٰذہ دین کی رو سے داڑھی رکھنا ضروری نہیں ہے۔

ہندو مشرک نہیں ہیں (مطلب عیسائی اور یہودی بھی مشرک نہیں ہیں)۔

مسلمان لڑکی کی شادی ہندو، عیسائی یا یہودی لڑکے سے کرنا جائز ہے۔

ہم جنس پرستی ایک فطری چیز ہے، اس لیے جائز ہے۔

امریکہ، افغانستان اور عراق پر حملہ کرنے میں حق بجانب ہے۔

مسجد اقصیٰ پر مسلمانوں کا نہیں، اس پر صرف یہودیوں کا حق ہے۔

تصوف اسلام سے الگ ایک متوازی دین ہے۔

مسلمانوں کے تمام صوفیاء غیر مسلم ہیں۔ (اس کا مطلب تمام صوفیاء کرام دین اسلام سے خارج، کافر اور غیر مسلم ہیں)۔

اقامت دین یعنی" دین کو قائم کرنے اور شریعت کا نفاذ کرنے" کا کوئی شرعی حکم موجود نہیں ہے۔

اب ہم جاوید غامدی کی مشہور فتنہ پرستوں مرزا پرویز اور مرزا غلام احمد قادیانی سے مماثلت واضح کرتے ہیں تاکہ سمجھ آسکے کہ غامدی بھی ان قادیانی کی تیسری قسط کے طور پر مارکیٹ میں لایا گیا ہے۔

جاوید غامدی اور مشہور منکر حدیث پرویزی فتنے کے خالق" غلام احمد پرویز" میں مماثلت

غلام پرویز وہ فتنہ پرور انسان تھا جس کے خلاف ایک ہزار علماء پاکستان نے کفر کا فتویٰ دیا تھا کیونکہ اس نے ایک نیا فتنہ کھڑا کر کے احادیث کو دین کا حصہ ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ جاوید غامدی اور غلام پرویز کے نظریات میں بہت سی مماثلت پائی جاتی ہے مثلاً

☆ دونوں نے قرآن پاک کی معنوی تحریف کر کے نئی تعبیریں کیں۔

☆ دونوں ہی احادیث کو دین کا حصہ نہیں مانتے۔

☆ دونوں ہی جہاد کا انکار کرتے ہیں۔

☆ دونوں ہی دینی معاملات میں حدیث کی حجت کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

☆ دونوں ہی کھانے کی صرف چار چیزوں کو شرعی طور پر حرام قرار دیتے ہیں باقی سب حلال چاہے گدھا ہو یا کتا۔

☆ دونوں کا دعویٰ ہے کہ حدیث کی حفاظت اور اشاعت کا رسول اللہ (ﷺ) نے کوئی اہتمام نہیں کیا تھا۔

☆ دونوں ہی اجماع امت مسلمہ کو حجت ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

☆ دونوں ہی قرآن پاک میں بیان کی گئی سزاؤں اور حدود کو آخری اور انتہائی سزائیں کہتے ہیں۔

☆ دونوں ہی مرتد کی سزائے قتل کے منکر ہیں۔

☆ دونوں ہی شادی شدہ زانی کے لیے رجم یعنی سنگساری کی سزا کا انکار کرتے ہیں۔

☆ دونوں ہی زکوٰۃ اور شرعی نصاب کو حتمی ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

☆ دونوں ہی خود کفر کی زد سے بچنے کے لیے کسی کی تکفیر کے قائل نہیں۔

☆ دونوں نے دینی اصلاحات کی معنی تبدیل کر کے لوگوں کو اصل اسلام سے کاٹنے کا کام کیا۔

☆ مزے کی بات یہ ہے کہ پرویزی فرقے کے لوگ آج بھی غامدی کو اپنا ہی بندہ تسلیم کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور جاوید احمد غامدی میں مماثلت

مرزا غلام احمد قادیانی کو انگریز صیہونیوں نے اس لیے تخلیق کیا تاکہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کو جہاد اور عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور کردے۔ مرزا قادیانی اپنی کتابوں میں خود اعتراف کرتا ہے کہ وہ انگریز کا خود ساختہ پودہ ہے اور سلطنت برطانیہ اس کی تلوار ہے۔ پھر جہاد کو حرام قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے؛

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

آج تقریباً سو سال بعد مرزا قادیانی کا ہی نظریہ تھوڑا مختلف طریقے سے پیش کرنے والا جاوید احمد غامدی ہے۔ جاوید احمد غامدی نے بھی مرزا قادیانی کی طرح ہی ''جہاد'' کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ قادیانیوں کی طرح ہی دین میں شکوک وشبہات پیدا کر کے مسلمانوں کو اصل اسلام سے کاٹ کر نقلی اسلام تھمانے کی کوشش کی۔ جاوید غامدی دراصل مرزا قادیانی پارٹ 2 ہے بس فرق صرف یہ ہے کہ غامدی نے نبوت کا اعلان نہیں کیا باقی تمام چیزیں تقریباً مشترک ہیں۔ علماء دین کو مرزا قادیانی اور اس کے مذھب کی طرح اب جاوید غامدی اور اس کے فتنے کے خلاف بھی اعلان جنگ کرنا چاہیے۔ مرزا قادیانی اور جاوید غامدی میں بہت سی مماثلتیں پائی جاتی ہیں مثلاً

☆ دونوں نے قرآن پاک کی من گھڑت اور غلط تفسیر کی۔
☆ دونوں نے صحیح احادیث کی حجت کا انکار کیا۔
☆ دونوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) وفات پا چکے ہیں۔
☆ دونوں اجماع اُمت کے منکر ہیں۔
☆ دونوں نے جہاد و قتال کو حرام قرار دیا۔
☆ دونوں نے ہندوں، عیسائیوں اور یہودیوں کو کافر و مشرک ماننے سے انکار کیا۔

☆ دونوں دین کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کر کے مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کرتے رہے۔

☆ دونوں امت مسلمہ کے اتحاد کو پارا پارا کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

''جو شخص رسول اللہ (ﷺ) کی مخالفت کرے گا اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر کسی اور راستے پر چلے گا حالانکہ اُس پر صحیح راستہ واضح ہو چکا ہو تو اُسے ہم اُسی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور پھر اسے جہنم میں داخل کریں گے جو بہت برا ٹھکانا ہے''۔
(النساء:115)

قارئین! غامدی کا فتنہ قادیانی فتنہ سے صرف نبوت کے اعلان کے سوا ہر چیز میں مماثلت رکھتا ہے۔ عین ممکن ہے مستقبل میں غامدی بھی انگریز کی گود میں بیٹھ کر نبوت کا بھی اعلان کر دے۔ صیہونیوں کے نزدیک غامدی بہت قیمتی چیز ہے کیونکہ اس نے بہتوں کو زبردست برین واشنگ کر کے اصل اسلام سے نکال کر جدت پسند اور الحادی نظریات کا حامی بنا دیا ہے۔ ایک ایسا اسلام متعارف کروا دیا ہے جس سے ہندو مشرکوں یا صیہونیوں کو رتی برابر بھی نقصان نہیں ہو سکتا کیونکہ غامدی نے ایک تو ہندوں، عیسائیوں اور یہودیوں کو کافر و مشرک ماننے سے انکار کیا ہے دوسری طرف مسلمانوں کو بھی کافروں کے خلاف جہاد و قتال کرنے سے روکنے کے لیے جہاد کو حرام قرار دیا ہے، یہی کچھ مرزا غلام احمد قادیانی بھی تو کر چکا تھا پھر علماء کرام غامدی فتنے کے خلاف کیوں جہاد نہیں کر رہے؟

غامدی کا طریقہ واردات مرزا قادیانی اور دوسرے منکرین قرآن و حدیث سے تھوڑا سا ٹیکنیکلی مختلف ہے۔ غامدی پہلے مسلمانوں کو قرآن اور رسول اللہ (ﷺ) کے باہمی رشتے سے توڑتا ہے تاکہ قرآن پاک سے حدیث و سنت کا رشتہ منقطع کر دیا جائے۔ اس کے بعد وہ صحیح احادیث اور اجماع اُمت کا انکار کر دیتا ہے۔ جب یہ سب کر لے تو پھر قرآن پاک کی مخصوص آیات کی من مانی تفسیر بیان کر دیتا ہے پھر اس سے اپنے من پسند نتائج نکالنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی من گھڑت تشریح و تفسیر کو قرآن کا اصل مدعا قرار دے دیتا ہے۔

پیارے مسلمان بھائیو اور بہنوں! یقیناً آپ نے بھی کبھی نہ کبھی غامدی کو سنا یا پڑھا ہوگا لیکن میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں آپ غامدی کے ان نظریات سے بلکل ناواقف ہوں گے۔ غامدی کا فتنہ قادیانی فتنے سے کم نہیں، اس فتنے کو پاکستان میں سب سے پہلے "جیو چینل" نے اپنے چینل کے ذریعے پھیلایا، اس کے بعد مختلف ٹی وی چینلز بھی صیہونیوں سے فنڈ لیکر غامدی کو گھنٹوں کا ٹائم دیتے رہے، اس کے لیکچرز اور انٹرویوز کو پروموٹ کرتے رہے۔ صیہونی ایجنڈے پر چلتے ہوئے خصوصی پروگرام کروائے گئے تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ غامدی کو سنیں۔

یاد رہے یہ وہی جیو تھا جس کے مطلق پاکستان کے قومی سلامتی کے ادارے حکومت کو واضح رپورٹ دے چکے تھے کہ "جیو" نہ صرف قومی سلامتی کے لیے خطرہ ہے بلکہ یہ اسلامی نظریات کے خلاف بھی نفسیاتی جنگ کر رہا ہے" - یہ نفسیاتی جنگ برین واشنگ سے غامدی جیسوں کو آگے لاکر کروائی جاتی تھی۔

آج پاکستان میں لاکھوں لوگ ایسے پائے جاتے ہیں جو اسلام کے متعلق کچھ ایسی عجیب وغریب باتیں کرتے پائے جاتے ہیں جن کا اصل اسلام سے دور دور تک کوئی وابستہ ہی نہیں ہوتا، ایسے لوگوں نے دراصل اسلام غامدی یا پرویزی یا پھر قادیانیوں سے سیکھا ہوتا ہے۔

قادیانی اور پرویزی تو ماضی کا قصہ بن گئے لیکن غامدی ابھی تک زندہ ہے اور زور وشور سے اپنا فتنہ پھیلا رہا ہے۔ یہ نادان مسلمان غامدی کو عالم سمجھ کر اس سے اسلام سیکھنے لگ گئے ہیں۔ بس جو غامدی نے کہہ دیا یہ لوگ اسی کو اسلام سمجھ کر پھیلاتے ہیں جبکہ تحقیق یا اپنا دماغ کوئی استعمال ہی نہیں کرتا۔ جس طرح قادیانیوں نے اپنے جھوٹے نبی کی کتابیں نہیں پڑھیں اسی طرح غامدی کے فالورز نے بھی غامدی کی لکھی کتابیں نہیں پڑھی ہیں اسی وجہ سے لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

امت مسلمہ کو جہاد سے دور کرنا اور انگریز صیہونیوں کا غلام بنائے رکھنا شیطان کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ صیہونی بھی اربوں ڈالرز صرف اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ

اس سے نئے نئے فتنے تخلیق کروا کے اسلام کا اصل چہرہ اتنا مسخ کروا دیں کہ مسلمانوں کی نئی نسل اصل اسلام سے مکمل نا آشنا ہو کر قادیانی ، پرویزی اور غامدی جیسوں کے خود ساختہ اسلام پر چلنے لگے۔ مسلمانوں کو ایسا اسلام تھما دیا جائے کہ جس میں صیہونیوں یا ہندوں کے خلاف جہاد کا شعلہ ہمیشہ کے لیے بجھ جائے۔

پہلے مرزا قادیانی کے ذریعے یہی کام کیا گیا، اس کا فتنہ اپنے انجام کو پہنچا تو پھر پرویزی اور غامدی جیسے فتنوں کو لایا گیا۔ غامدی بھی بے نقاب ہو جائے گا تو صیہونی پھر کسی نئے فتنے کو کھڑا کر دیں گے کیونکہ یہ دور فتنوں کا دور ہے اس میں صیہونی ہر روز نئے نئے فتنے تخلیق کرنے میں معروف ہیں۔ مسلمانوں ہوشیار رہو اور دوسروں کو بھی غامدی کے فتنے سے ہوشیار کرو۔ آپس میں الجھنے کے بجائے اس توانائی کو صیہونی ایجنڈوں کے خلاف استعمال کرو۔

میلاد کا ثبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں

(مفتی شاہد محمود مدنی)

میلاد منانا اللہ تعالیٰ کی نعمت ملنے پر شکر بجالانا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

''اورتم اللہ کی نعمتوں کا شکرادا کرو'' (القرآن پارہ ۱۴ سورہ النحل آیت ۱۱۴) ''اور اپنے رب کی نعمت ملنے کا خوب چرچا کرو'' (القرآن پارہ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت ۱۱) اللہ تعالیٰ نے ہم انسانوں کو کس قدر نعمتوں سے نوازا ہے سر سے لے کر پاؤں تک نعمتوں سے مالا مال یہ انسان جس طرف نگاہ اٹھائے نعمتیں ہی نعمتیں ہیں اگر ہم شمار کرنا چاہیں تو ہماری گنتی توختم ہوجائے گی لیکن رب کی نعمتیں ہم سے شمار نہ ہوسکیں گی۔ ہماری اسی بے بسی کو قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔'' اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے''۔(القرآن پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم آیت ۳۴) ہر ہر نعمت پر اللہ کا شکر ہے کوئی نعمت چھوٹی اور کوئی بڑی۔ لیکن ایک نعمت ایسی ہے جو سب سے بڑی ہے اور وہ ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس دنیا میں پیدا ہونا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی لیکن کسی نعمت کے عطا کرنے پر احسان نہیں جتلایا سوائے ایک نعمت کے اور وہ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا فرمانا جس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے مومنو! یہ اللہ کا تم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے تمہیں اپنا محبوب عطا فرمادیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے'' تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان فرمایا کہ ان میں انہیں میں سے اپنا رسول مبعوث فرمادیا جوان پر اللہ کی آیات تلاوت فرماتا ہے'' (القرآن پارہ ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۶۴) اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ حضور سرور کائنات اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم گناہگاروں کو عطا فرمائی جس پر ہم جتنا بھی شکر بجالائیں وہ کم ہے۔

میلاد منانا دراصل اس نعمتِ عظمیٰ کے ملنے پر شکر بجالانا اور حکم خداوندی پر عمل

کرتے ہوئے اس کا خوب تذکرہ کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے چاہتا ہے۔

میلاد کا جشن منانا قرآن پاک پر عمل کرنا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے "اے نبی ﷺ! آپ فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ملنے پر تمہیں خوشی منانی چاہیے اور اس خوشی منانے میں خرچ کیا ہوا مال جمع شدہ سے بہتر ہے"۔ (القرآن پارہ ۱۱ سورۂ یونس آیت ۵۸)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت دو چیزوں کے ملنے پر خوشی منانے کا حکم اس آیت میں بیان ہوا اسی وجہ سے اولاد کی نعمت ملنے، شادی بیاہ اور ۱۴ اگست وغیرہ کے موقع پر جشن منانا اسلام میں جائز ہے۔ نبی پاک ﷺ کی ذات گرامی تمام مومنین کے لیے اللہ کا فضل بھی ہے اور رحمت بھی۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے" اے نبی ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔ (القرآن پارہ ۱۷ سورۂ الانبیاء آیت ۱۰۷)

"اے نبی آپ مومنین کو خوشخبری عطا فرمائیں کہ آپ کی ذات ان کے لیے اللہ کا بہت بڑا فضل ہے" (القرآن پارہ ۲۲ سورۂ الاحزاب آیت ۴۷) ان آیات سے ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ کی ذات گرامی ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل بھی ہے اور رحمت بھی اور انہی دو چیزوں کے ملنے پر خوشی منانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے لہٰذا ہمیں زیادہ سے زیادہ دھوم دھام سے میلاد النبی ﷺ کا جشن منانا چاہیے۔

میلاد منانا شرک کا خاتمہ ہے

کسی بھی غیر خدا کو خدا کے برابر سمجھنا، خدا کا شریک سمجھنا اور خدا جیسا کہنا شرک ہے۔ جبکہ میلاد منانے میں نبی پاک ﷺ کو نہ خدا کہا جاتا ہے نہ خدا جیسا کہ نبی کی پیدائش کا ذکر کیا جاتا ہے، نبی کے والدین کا ذکر کیا جاتا ہے، نبی کی اولاد کا ذکر کیا جاتا ہے جس کا واضح مطلب ہے کہ نبی نہ خدا ہے نہ خدا کا شریک اور نہ ہی خدا جیسا کیونکہ خدا وہ جو نہ پیدا ہوا نہ اس کا کوئی ماں باپ اور نہ ہی بیوی بچے، وہ بے نیاز ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ لہٰذا میلاد منانا شرک نہیں بلکہ میلاد سے شرک کا خاتمہ ہوتا ہے۔

میلاد منانا صحابہ کرام کی سنت ہے

صحیح مسلم، المعجم الکبیر، شعب الایمان، سنن نسائی اور دیگر کتب حدیث میں یہ حدیث موجود ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام) ایک محفل سجائے بیٹھے تھے کہ ہمارے پاس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ یہ کیسی محفل ہے تم لوگ بیٹھے کیا کر رہے ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم دو باتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد بجالا رہے ہیں (۱) اللہ تعالیٰ نے ہمیں دین کی ہدایت فرمائی (۲) اللہ تعالیٰ نے آپ جیسا عظیم الشان نبی عطا فرما کے ہم پر احسان فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا اس بات پر اللہ کی قسم اٹھاتے ہو کہ اسی وجہ سے یہ محفل سجائے بیٹھے، ہم نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری محفل کا یہی مقصد ہے۔ ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ میں نے تم پر تہمت لگانے کے لیے حلف نہیں لیا بلکہ بات دراصل یہ ہے کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے اس عمل پر اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر فرما رہا ہے۔

(الصحیح المسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن جلد ۲ صفحہ ۳۴۶ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام بھی محافل میلاد سجایا کرتے تھے جس میں وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ملنے پر فرحت و سرور کے اظہار کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی بجالاتے تھے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ محفل میلاد اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔

میلاد منانے پر اجر

صحیح بخاری میں ہے کہ جب ابولہب مر گیا تو اس کے بعض گھر والوں نے اسے خواب میں برے حال میں دیکھا اور پوچھا کیا ملا؟ بولا تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی خیر نہ ملی سوائے اس کے کہ مجھے اس انگلی میں سے پانی پلا دیا جاتا ہے کیونکہ میں نے ثوبیہ لونڈی کو آزاد کیا تھا (بخاری کتاب النکاح جلد ۷ صفحہ ۹ مطبوعہ دار طوق النجاہ) اس حدیث کے تحت علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں ”حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور یہ یعنی عذاب

میں تخفیف اس وجہ سے کہ نبی اکرم ﷺ پیر کے دن دنیا میں تشریف لائے ثویبہ لونڈی نے ابولہب کو نبی کریم ﷺ کی ولادت اور میلاد کی خوشخبری سنائی تو ابولہب نے اسے آزاد کر دیا" (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۴۵ دارالمعرفہ بیروت) اس رویت کے تحت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں "اس واقعہ میں میلاد شریف منانے والوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو نبی پاک ﷺ کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب جو کہ کافر تھا جب وہ نبی کریم ﷺ کی ولادت کی خبر پا کر خوش ہونے اور اپنی لونڈی (ثویبہ) کو دودھ پلانے کی خاطر آزاد کرنے پر بدلہ دیا گا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو محبت اور خوشی سے بھرا ہوا ہے اور مال خرچ کر رہا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ محفل میلاد گانے باجوں اور آلاتِ موسیقی سے پاک ہو"۔

(مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۱۹ مطبوعہ مرکز اہلسنت ہند)

میلاد منانا تعظیم نبی ہے

تفسیر روح البیان میں سورہ الفتح کی آیت نمبر ۹ کے تحت ہے "ومن تعظیمه عمل المولد اذالم یکن فیه منکر۔ ترجمہ: میلاد منانا حضور اکرم ﷺ کی تعظیم میں سے ہے جبکہ میلاد منانے میں منکر اور غیر شرعی کام نہ ہوں"۔

(تفسیر روح البیان جلد ۹ صفحہ ۵۶ دارالفکر بیروت)

میلاد شرعی تقاضوں کے مطابق منائیں

تفسیر روح البیان کی اس عبارت "میلاد منانا حضور ﷺ کی تعظیم میں سے ہے جبکہ میلاد منانے میں منکر اور غیر شرعی کام نہ ہوں" اور مدارج النبوت کی اس عبارت "لیکن یہ ضروری ہے کہ محفل میلاد گانے باجوں اور آلاتِ موسیقی سے پاک ہو" ان دو کتابوں کی عبارات کو سامنے رکھتے ہوئے میلاد منانے کا شرعی طریقہ کار عرض کرتا ہوں اور بدقسمتی سے جہالت پر مبنی جو غیر شرعی امور میلاد میں داخل کر دیئے گئے ہیں ان کی نشاندہی کرتا ہوں قارئین کرام اس انداز سے میلاد کی دھوم میں منائیں جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ راضی ہوں اور شیطان کو شکست ہو۔

یہ کام کریں	یہ کام نہ کریں
(۱) ربیع الاول کا چاند نظر آتے ہی تمام مسلمانوں کو مبارکباد پیش کریں۔	(۱) لیکن اس حوالے سے من گھڑت اور جھوٹی حدیث نہ سنائیں کہ جو مبارکباد دے گا اس پر جنت واجب ہو جائے گی۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔
(۲) اپنے گھروں دوکانوں گلیوں بازاروں میں جھنڈے لگائیں۔	(۲) لیکن ایسے جھنڈے جن پر گنبد خضریٰ، خانہ کعبہ اور نعلین شریفین کی تصاویر بنی ہوں ان کو زمین پر نہ گرنے دیں ادب واحترام کو ملحوظ رکھیں۔
(۳) بعض لوگ خانہ کعبہ اور گنبد خضریٰ کے ماڈلز بناتے ہیں یہ بنانا جائز ہے۔	(۳) لیکن ان ماڈلز کے اردگرد جاندار کی تصاویر نہ بنائیں کیونکہ تصاویر بنانا ناجائز ہے۔
(۴) اپنے گھروں، گلیوں اور بازاروں میں خوب چراغاں کریں۔	(۴) لیکن بجلی چوری کی نہ ہو کنڈے ڈال کے چراغاں کرنا ناجائز ہے۔
(۵) بارھویں شب یا کسی بھی اور وقت میں چراغاں دیکھنے کے لیے اپنے گھروں سے نکلنا جائز ہے۔	(۵) لیکن اس موقع پر مرد وخواتین کو مخلوط ہو کر نکلنا، ایک دوسرے کے پیچھے آوازیں لگانا اور بے ہودہ انداز میں بے پردگی کے ساتھ نکلنا وغیرہ کسی صورت بھی جائز نہیں۔
(۶) بارھویں شب اور کسی بھی وقت اپنے گھر میں یا گلی میں نعت خوانی کریں، ڈیک وغیرہ لگائیں۔	(۶) لیکن حسب ضرورت آواز ہو گھروں میں رہ کر عبادت کرنے والوں اور سونے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ حقوق العباد کا خیال رکھیں۔ اذان اور نمازوں کے اوقات میں نہ ہو۔ میوزیکل انداز میں نعت خوانی نہ ہو۔

(۷) گلیوں اور بازاروں کو اپنی جیب سے اور اہل محبت سے فنڈ لے کر خوب سجایئے۔	(۷) لیکن اس کے لئے چندہ مہم اس انداز سے نہ چلایئے کہ بچے بھکاری بن جائیں اور گلی سے اس وقت تک گزرنے نہ دیا جائے جب تک چندہ نہ دیا جائے۔
(۸) میلاد ریلیوں اور جلوس میں مرحبا یا مصطفیٰ کی دھومیں مچائیں، باوضو رہیں اور ذکر و درود میں مشغول رہیں۔	(۸) لیکن اس دوران کوئی نماز قضا نہ ہو، راستے میں کھڑے گٹر وغیرہ کے گندے پانی سے کپڑے ناپاک نہ ہوں، اشتعال انگیز نعرے نہ لگائیں، پُرامن رہیں راستوں میں لگے سائن بورڈ وغیرہ پر بے پردہ عورتوں کی لگی تصاویر کی طرف نہ دیکھیں اور ایک دوسرے کو دھکے وغیرہ نہ دیں۔
(۹) جلوس اور ریلیوں کے استقبالیہ کیمپ لگائیں۔	(۹) لیکن استقبال کرتے وقت افشاں نہ پھینکیں اور ایسی چادریں جن پر افشاں لگی ہو یا قرآنی آیات لکھی ہوں وہ کسی کے بھی گلے میں ہرگز نہ ڈالیں۔
(۱۰) لنگرِ میلاد اور سبیلیں لگا کر خوب صدقہ وخیرات کریں۔	(۱۰) لیکن اس طرح تقسیم کریں کہ کھانا نیچے نہ گرے اور کھانے کی بے حرمتی نہ ہو اور چھینا جھپٹی نہ ہو۔

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔عالم گیر انقلاب کا سنگ بنیاد

(علامہ پروفیسر عون محمد سعیدی)

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

میلاد شریف منانا ایک عظیم سعادت اور بہترین عبادت ہے، اس سے محرومی سراسر بدبختی اور ازلی شقاوت ہے۔ ہر سال ماہ ربیع الاوّل اپنی تمام تر عظمتوں، رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے اور خوش نصیب امتی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس کے فیوض و برکات کو سمیٹتے ہیں۔

یاد رکھیے! ربیع الاوّل کوئی عام سا مہینہ نہیں کہ جس کو سرسری طور پر گزار لیا جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں دین اسلام کا سنگ بنیاد رکھا گیا، رب کائنات نے اپنی محبوب ترین ہستی کو عالم رنگ و بو میں انوار و تجلیات کے ساتھ روانہ فرمایا، سسکتی انسانیت نے انگڑائی لی اور عالم کا رنگ نرالا ہوا، علم کے خزاں رسیدہ چمن میں بہار آئی، عمل کی پژمردہ کلیوں کو شگفتگی ملی، آسمانی ہدایت کے دروازے کشادہ ہوئے، سیاست کے خشک پتوں کو تازگی نصیب ہوئی، معیشت کے بندھن آزادی سے ہمکنار ہوئے، معاشرت کے دھندلکوں کو رخ زیبا نصیب ہوا، شرق و غرب میں غلبہ حق کا پروانہ جاری ہوا اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو پھر سے اس کا رب مل گیا۔ الغرض ربیع الاوّل میں رنگ و نور کا ایسا سیلاب آیا کہ جس کا احاطہ کرنے سے دنیا بھر کے قلم عاجز آ گئے۔

کتنی احسان فراموش ہیں وہ طبیعتیں جو بایں ہمہ آمدِ مصطفیٰ کی تواریخ میں جشن مسرت منانے پر سیخ پا ہو جاتی ہیں۔ کتنے بدنصیب ہیں وہ قلم جو اس سب کے باوجود پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کے اظہار پر شرک و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں، کتنی بے لگام ہیں وہ زبانیں جو اب بھی ثنائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتی ہیں۔ کتنی سیاہ بخت ہیں وہ روحیں جو پھر بھی محفل میلاد سجانے پر تلملا اٹھتی ہیں،

کتنے تنگ دل ہیں وہ امتی جن کے سینے یہ سب جانتے ہوئے بھی ذکر مصطفیٰ ﷺ سے گھٹن کا شکار ہوجاتے ہیں، کتنے بے ضمیر ہیں وہ لوگ جو اکابر ومدارس کے ایام منانے کو تو سراسر شریعت اور سالارِ کائنات کی یاد منانے کو سرتا پا بدعت قرار دیتے ہیں۔ فما اجھلھم واجھل بھم!

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ دنیا جہان کی باقی سیاہ سفید تاریخوں کو تو یاد رکھا جائے مگر میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی نورانی تاریخ کو بھلا دیا جائے۔ جو لوگ ماہِ ربیع الاوّل میں حضور اکرم ﷺ کی یاد منانے سے روکتے ہیں وہ دراصل چاہتے یہ ہیں کہ حسن وجمال مصطفیٰ کے تذکرے بند کردیے جائیں، فضائل وشمائل مصطفیٰ کے بیانات روک دیے جائیں، رفعت وشانِ مصطفیٰ ﷺ کی باتیں ختم کردی جائیں، محبت وعشقِ مصطفیٰ ﷺ کے چرچے ناپید کردیے جائیں، نعت وثنائے مصطفیٰ کے نغمے نابود کردیے جائیں، درودو سلام کے گجرے غبار آلود کردیے جائیں۔

ہم ایسی ناپاک سوچ رکھنے والوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ کے درج ذیل کلمات طیبات کا حسن نظر کے ساتھ مطالعہ کریں، شاید ان کے ظلمت خانہ دل میں بھی روشنی کے آثار ہویدا ہوجائیں۔ وہ فرماتے ہیں: (مع معمولی ترمیم واضافہ از راقم)

۱۲ ربیع الاوّل کی سہانی صبح کو رحمت الٰہی جوش میں آئی اور کرۂ ارض پر ایک ایسی ہستی جلوہ گر ہوئی جس کی معجزانہ کوششوں سے ایک صدی نہیں، آدھی صدی نہیں، چوتھائی صدی سے بھی کم، صرف ۲۳ برس کی قلیل ترین مدت میں روئے زمین پر اتنا بڑا روحانی اور مذہبی انقلاب برپا ہوا کہ آج تک اس کی برکتیں آسمان کے بادل کی طرح برس رہی ہیں، سورج کی کرنوں کی طرح چمک رہی ہیں اور ہمیشہ شگفتہ رہنے والے پھولوں کی طرح مہک رہی ہیں۔ رسالت محمدی ﷺ کے دریائے ناپیدا کنار سے اٹھنے والی ان نورانی لہروں کو آپ گنتے رہیے۔ قیامت کی صبح ہوجائے گی مگر گنتی پوری نہ ہوگی۔

عقل حیران ہے کہ مکہ کے تیرہ سال قید وبند اور مصائب وآلام کی صعوبتوں میں

گزرے اور مدینہ کے دس سال قتل وخون کے معرکوں میں بسر ہوئے، لیکن انہی گنے چنے ایام میں دنیا کا اتنا بڑا انقلاب برپا ہوا کہ پوری تاریخ انسانی میں اتنا محیط، اتنا جامع، اتنا ہمہ گیر اور اتنا ہمہ جہت انقلاب نہ کبھی چشم فلک نے دیکھا اور نہ عقل اسکا تصور کرسکتی ہے۔

ایسا انقلاب! جس نے زمین کا جغرافیہ بدل دیا۔ ریاستوں کے نقشے بدل دیے، قوموں کے ذہن بدل دیے، اخلاق کی قدریں بدل دیں، طبیعتوں کی سرشتیں بدل دیں، معاشروں کے ڈھانچے بدل دیے، لذت ومسرت اور خوف وغم کے احساسات بدل دیے۔

اس انقلاب نے چشمِ زدن میں صدیوں کے بگڑے ہوئے انسانوں کو ایسا بدلا کہ وہ اپنے ظاہر سے بھی بدل گئے اور باطن سے بھی، اپنے اندر سے بھی بدل گئے اور باہر سے بھی۔ بدلنے والے اس شان سے بدلے کہ انہوں نے جسے دیکھ لیا وہ بھی بدل گیا، جس پہ نظر ڈال دی وہ مٹی تھا تو سونا ہوگیا، قطرہ تھا تو دریا ہوگیا، ذرہ تھا تو سورج کی طرح چمکنے لگا۔ وہ جس آبادی سے گزر گئے، وہ ایمان ویقین کی خوشبو سے معطر ہوگئی، جس ویرانے میں قدم رکھ دیا وہ شاد وآباد ہوگیا۔

پھر انقلاب کی گہرائی میں اتریے تو اتنا ہمہ گیر اور رنگا رنگ انقلاب کہ بیک وقت اسے مذہبی انقلاب بھی کہیے اور زرعی انقلاب بھی، خاندانی انقلاب بھی کہیے اور رنگ ونسل کا انقلاب بھی، علم وفکر کا انقلاب بھی کہیے اور آئین ودستور کا انقلاب بھی، تمدنی وتہذیبی انقلاب بھی کہیے اور انفرادی واجتماعی انقلاب بھی، علاقائی انقلاب بھی کہیے اور عالمی انقلاب بھی، دنیوی واخروی انقلاب بھی کہیے اور ابدی وسرمدی انقلاب بھی۔

عقل حیران ہے کہ اتنا بڑا انقلاب جو حیاتِ انسانی کے ہر شعبے پر حاوی ہو، تنہا ایک اُمی انسان کی ذات سے کیونکر وجود میں آگیا؟ ایسا عظیم انقلاب جو سارے بنی نوع انسان پر ابدی سعادتوں کے دروازے بھی کھولتا ہو اور دنیا کی فلاح کے ساتھ ساتھ اخروی نجات کا پروانہ بھی عطا کرتا ہو، ایک ایسے یتیم کے ہاتھ سے کیونکر سرانجام پایا جس کا خدا کے سوا اس دنیا میں نہ کوئی معلم تھا نہ کوئی مربی، نہ کوئی محافظ تھا نہ کوئی نگہبان۔ سارا خاندان جس

سے شناکی، سارا قبیلہ جس سے منحرف، سارا مکہ جس کے خون کا پیاسا اور سارا عرب جس کی جان کا دشمن۔

حیرت بالائے حیرت یہ امر ہے کہ ایک مختصر عرصہ میں برپا ہونے والا یہ انقلاب دو چار سال، سو پچاس برس یا دو چار صدی کے لیے نہیں تھا بلکہ چلانے والے نے اس زبردست اعلان کے ساتھ یہ سکہ چلایا تھا کہ وہ ایک نرخ پر قیامت تک چلتا رہے گا، دنیا میں بے شمار تبدیلیاں آتی رہیں گی، نسلیں پھلتی پھولتی رہیں گی، انسان آتے جاتے رہیں گے، آبادیوں کے نقشے بنتے بگڑتے رہیں گے، قوموں کی کشتیاں ڈوبتی ابھرتی رہیں گی، لیکن اس کا چلایا ہوا سکہ ہر دور میں چلے گا، ہر ملک میں چلے گا، ہر قوم میں چلے گا، ہر حال میں چلے گا اور ایک ہی نرخ پر ہمیشہ چلتا رہے گا۔

پھر تاریخ کے جھروکوں سے عقل کا یہ مشاہدہ بھی کسی صورت نہیں جھٹلایا جا سکتا کہ بسانے والے نے دین کا گھر اس شان سے بسایا کہ اقوامِ عالم کے درمیان اس کو مذہبی، سیاسی، روحانی، علمی، اخلاقی، معاشی، تمدنی اور فکری بالادستی کے لیے جس ساز و سامان کی ضرورت تھی، اس کا مکمل انتظام بھی اسی قلیل مدت میں کر دیا۔

عقل نارسا نے جب رسالت محمدی کے بحر ناپیدا کنار سے اٹھتی ہوئی ان لہروں کا جائزہ لیا جو اس کے جلو میں مچل رہی تھیں، تو وہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس کے دیے ہوئے آفاقی اسلام کو قیامت تک زندہ و پائندہ رکھنے کے لیے اگر ایک طرف، کشور کشا مجاہدین کا امنڈتا ہوا لشکر چلا آتا ہے تو دوسری طرف خلافتِ ارضی کا کاروبار سنبھالنے والے فرمانبرواؤں کا گروہ ہے۔ اگر ایک طرف اسلامی نظامِ حیات کا دستور اور شریعتِ محمدی کے قوانین مرتب کرنے والے فقہاء و مجتہدین وجود میں آرہے ہیں تو دوسری طرف قانون کا نفاذ اور حقوق کا تحفظ کرنے والے قاضیانِ اسلام ۔۔۔ اگر ایک طرف معاشرہ کو اسلامی اخلاق و احکام کے سانچے میں ڈھالنے والے مصلحین ابھر کر سامنے آرہے ہیں تو دوسری طرف قلوب و اذہان کو تجلیاتِ الٰہی کا گہوارہ بنانے والے اصحابِ سلوک و احسان ۔۔۔ اگر ایک طرف کلمہ اسلام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے والے مبلغین کا دستہ پریڈ

کرتا ہوا آرہا ہے تو دوسری طرف اسلام کے اندرونی نظام اعتقاد و عمل کو غیر اسلامی عناصر کی آمیزش سے پاک کرنے والے مجددین کی جماعت۔۔ اگر ایک طرف باطنی دنیا کا کاروبار سنبھالنے والے اولیاء، اغواث، اقطاب، ابدال، اوتاد، نقباء اور نجباء کے نورانی طبقات صفحہ ہستی پر نمودار ہو رہے ہیں تو دوسری طرف ظاہری احوال کو درست رکھنے والے مقدس نائبین رسول ۔۔۔ اگر ایک طرف قرآن کریم سینوں میں محفوظ رکھنے والے حفاظ کمربستہ ہیں تو دوسری طرف قرآن حکیم کے حروف و کلمات کو صحیح تلفظ اور ترتیل و تجوید کے ساتھ پڑھنے والے قاری۔۔ اگر ایک طرف قرآن حکیم کے مفاہیم و مطالب اور اسکے علوم و معارف سے دل و دماغ کو منور کرنے والے مفسرین اپنے ہاتھوں میں قلم اٹھائے کھڑے ہیں تو دوسری طرف قرآن حکیم کے دلائل و براہین کے انوار سے عقولِ انسانی کو چراغ دکھانے والے محققین۔۔ اگر ایک طرف پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو افرادِ امت تک پہنچانے والے راوی تگ و دو میں مصروف ہیں تو دوسری طرف رجالِ حدیث کے احوالِ زندگی اور ان کے سلسلہ روایت کا ریکارڈ رکھنے والے محدثین۔۔ اگر ایک طرف روایت و درایت کی کسوٹی پر حدیثوں کو جانچنے والے ناقدین فکر و نظر کے کیمرے فِٹ کیے بیٹھے ہیں تو دوسری طرف تواریخ و واقعات سے دنیا کو باخبر رکھنے والے مورخین۔۔۔ اگر ایک طرف قرآن کی فقید المثال فصاحت و بلاغت کو ادبی و فنی بنیادوں پر دنیا کے سامنے پیش کرنے والے اہل معانی شب و روز ایک کیے ہوئے ہیں تو دوسری طرف قرآن کے اندازِ بیان اور محاورات کی تفہیم کے لیے عرب کی قدیم زبان و ادب اور لغات و اشعار کے ماہرین۔۔ اگر ایک طرف رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و سیر اور معجزات و خصائص کی تفصیلات سے افرادِ امت کو سرشار کرنے والے اصحاب سیر مصروف عمل ہیں تو دوسری طرف قلوبِ مومنین میں حُبِ رسول کی شمع روشن کرنے والے نعت گو شعراء۔۔ اگر ایک طرف دینی علوم کو آنے والی نسلوں میں منتقل کرنے والے اصحاب درس و تدریس جم کے بیٹھے ہیں تو دوسری طرف حکیمانہ دلائل کے عقائدِ اسلام کو مسلح کرنے والے حکماء و متکلمین۔۔ اگر ایک طرف نبوت کا علوم و معارف کو تحریر کے ذریعے محفوظ کرنے والے مصنفین قلم و قرطاس اپنے ہاتھوں میں تھام کے بیٹھے

ہیں تو دوسری طرف بحث و استدلال کے میدان میں اسلام کا دفاع کرنے والے مناظرین۔۔ اگر ایک طرف مساجد میں اجتماعی نظام عبادت کی قیادت کرنے والے ائمہ کرام مصلائے امامت پہ ہیں تو دوسری طرف امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے والے واعظین۔

عقل حیران ہے کہ ایک جہان ہے کہ ایک جہانِ نو کی تخلیق کی طرح اسلام کی اشاعت وبقا کے یہ سارے انتظامات اتنی قلیل مدت میں کیونکر وجود میں آ گئے؟ سینکڑوں انواع واقسام کے خانوں میں تقسیم ہونے والے ان طبقات کا گہرا مطالعہ کیجئے تو آپ واضح طور پر محسوس کریں گے کہ ایک نظامِ سلطنت کی طرح سارا ساز وسامان صرف اس لیے وجود میں آیا تاکہ دنیا میں اسلام کو ہمیشہ بالادستی حاصل رہے۔

اسباب وعلل کی بنیاد پر واقعات کو جانچنے والی عقل کیا اس گتھی کو سلجھا سکتی ہے کہ وہ خطہ عرب جو صدیوں سے کفر وشرک، فواحش ومنکرات اور طرح طرح کی وحشت ودرندگی میں ڈوبا ہوا تھا، پلک جھپکتے ہی اندر سے باہر تک کیونکر بدل گیا؟۔ اخلاقی برائیوں سے کسی فرد یا جماعت کا تائب ہو جانا کوئی حیرت انگیز بات نہیں، اس طرح کے واقعات روزمرہ پیش آتے رہتے ہیں لیکن یہ بات ناقابلِ یقین ہے کہ ملک کا ملک اپنا آبائی مذہب بدل دے، قبیلے کا قبیلہ اپنی خاندانی روایات سے منحرف ہو جائے، قوم کی قوم اپنے اُس عقیدے سے تائب ہو جائے جس پر وہ پیدا ہوئی تھی۔ اور تبدیلی بھی ایسی کہ پرانے دین کا نام ونشان تک باقی نہ رہے۔

اور کیا انسانی تاریخ میں اس واقعہ کی کوئی مثال مل سکتی ہے کہ ایک معصوم پیغمبر لگاتار تیرہ سال تک کفار مکہ کے لرزہ خیز مظالم کا سامنا کرتا ہے، یہاں تک کہ ایک دن تنگ آ کر وہ مدینے کی طرف ہجرت کر جاتا ہے اور ابھی آٹھ سال بھی نہیں گزرنے پاتے کہ وہ پیغمبر اپنی قیادت میں بارہ ہزار کا لشکرِ جرار لے کر شاہانہ سطوت وجلال اور فاتحانہ کروفر کے ساتھ مکہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ مکہ کے وہی باشندے جو ساری زندگی اس پر مظالم کے پہاڑ توڑتے رہے اور ہجرت کی رات ننگی تلواریں اٹھائے اس کے قتل کا منصوبہ بنا کر آئے

تھے، آج اس کے سامنے سر جھکائے ایک شرمسار مجرم کی طرح عفو ودرگزر کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

عقل اس سوال پر دم بخود ہے کہ جانے والا تو مکہ سے اکیلا ہی گیا تھا لیکن صرف آٹھ سال کے عرصہ میں یہ بارہ ہزار کا لشکر جرار اس کے پاس کہاں سے آ گیا؟۔۔آخر یہ کون لوگ تھے جو توحید کا پرچم اٹھائے اس مکہ میں داخل ہو رہے تھے جہاں لا الہ الا اللہ کہنا معاشرہ کا سب سے بڑا جرم تھا۔۔۔کیا یہ کوئی آسمانی مخلوق تھی جو بادلوں کے راستے فرش خاک پر اتر آئی تھی یا زمین نے آدمیوں کا لشکر اُگل دیا تھا۔۔آخر عشاق کی طرح اشارۂ ابرو پر کٹ مرنے والے یہ دیوانے کہاں سے آ گئے تھے؟

پھر انسانی فطرت کی یہ عجوبہ کاری تو دیکھنے والوں کو انگشت بدنداں کر دیتی ہے کہ وہی مکہ جہاں بتوں کے خلاف وعظ تک برداشت نہیں تھا، آج وہاں بتوں پر ہتھوڑے چل رہے تھے اور سارا مکہ خاموش تماشائی تھا۔۔جن لوگوں نے اپنے باطل معبودوں کی حمایت میں مسلمانوں کا خون بہایا تھا، ظلم کے پہاڑ توڑے تھے، پیغمبر کو زخمی کیا تھا، حق پرستوں کو بے گھر کیا تھا، آج وہی لوگ خانہ کعبہ سے اپنے فرضی خداؤں کی لاشیں اٹھا اٹھا کر باہر پھینک رہے تھے۔ اور سر دھننے کی بات تو یہ ہے کہ صدیوں تک قلوب وارواح کی سرزمین پر حکمرانی کرنے والے مراکز عقیدت کو توڑتے ہوئے انہیں ذرا بھی قلق نہیں تھا بلکہ ان کے سینے جوش مسرت سے لبریز تھے کہ آج خدائے وحدہ لاشریک کے حرم کو انہوں نے معبودان باطلہ کی آلائش سے پاک کر دیا تھا۔

عقل کہتی ہے کہ یہ تلواروں کا برپا کیا ہوا انقلاب ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا حلیہ کچھ اور ہی ہوتا ہے۔۔ یہ تو فکر ونظر کا انقلاب تھا، یہ تو فطرت انسانی کے اندر چھپی ہوئی قوتوں کا انقلاب تھا، یہ تو عقیدۂ توحید کے ساتھ روحوں کی گرویدگی کا انقلاب تھا، یہ تو بارگاہِ رسالت میں دلوں کی نیازمندی کا انقلاب تھا۔

پھر دیکھنے والوں نے یہ بھی دیکھا کہ فتح مکہ کے بعد سارے جزیرہ عرب سے بتوں کی مصنوعی ہیبت اور فرضی خدائی کا جنازہ اس طور پر اٹھا کر اس کی حمایت میں تلوار اٹھانا

تو کجا آنسو بہانے والا بھی کوئی نہ تھا۔ اب جزیرۂ عرب میں نہ تو بتوں کے لیے کوئی جگہ باقی رہ گئی تھی اور نہ ہی ان کے پرستاروں کے لیے۔۔۔ سارا عرب نعرۂ توحید و رسالت کے غلغلے سے گونج رہا تھا، لوگ قلب و روح کی پوری بشاشت کے ساتھ فوج در فوج اسلام میں داخل ہو رہے تھے، اور اتنا ہی نہیں بلکہ عہد رسالت کے ۲۳ سال پورے ہو چکنے کے بعد جب پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمایا تو نہ صرف یہ کہ سارا جزیرۂ عرب کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک ہو چکا تھا، بلکہ کئی لاکھ مربع میل وسعتوں میں پھیلی ہوئی اسلام کی ایک خود مختار اور مستحکم ریاست وجود میں آچکی تھی۔

پھر یہیں پر بس نہیں ہو گئی بلکہ وصال اقدس کے بعد اسلام کا سیلِ رواں زمین کے طول و عرض میں اس تیزی کے ساتھ پھیلتا چلا گیا کہ خلفائے راشدین کے عہد میمون میں اسلامی اقتدار کا سورج خطِ نصف النہار پر جگمگانے لگا۔ ایک صدی بھی نہ گزرنے پائی تھی کہ اس کی شعاعیں ایشیا، یورپ اور افریقہ کے ہر خشک و تر پر پڑنے لگیں۔

فکر کو جگا دینے والی اور عقل کو ہلا دینے والی یہی وہ منزل ہے جہاں ہم اپنا قلم روک کر دنیا کے دانشوروں سے پوچھتے ہیں کہ کیا دنیا میں اس سے پہلے بھی اس طرح کا کوئی روحانی، اخلاقی اور سیاسی انقلاب انہوں نے دیکھا؟ طاقت کے ذریعے زمینوں، آبادیوں اور ملکوں پر قبضہ کرنے والے سینکڑوں ہزاروں کشور کشا دنیا میں آئے لیکن تاریخ میں ایک بھی ایسا فاتح نظر نہیں آتا جس نے آبادیوں پر قبضہ کرنے سے پہلے دلوں کی سرزمین فتح کر لی ہو، جس نے قلعوں پر عَلَم لہرانے سے پہلے روحوں کی فصیلوں پر اپنا جھنڈا نصب کر دیا ہو۔ جس نے آب و گل کی دنیا میں اپنا سکہ رائج کرنے سے پہلے عقل و خرد کے اقلیم میں اپنی عقیدت و محبت کا سکہ چلا دیا ہو۔

پس درود و سلام کی لگاتار بارش ہو اس جانِ رحمت پر جس کے تلوؤں کے دھوون سے آبِ حیات کو حیاتِ جاوداں ملی۔ درود و سلام کے مہکتے ہوئے پھولوں سے معطر رہے وہ زینتِ کون و مکاں، جس نے اسلام کا گھر اس خوبی سے بسایا کہ ایک چراغ سے ہزاروں چراغ جلے۔ ایک قطرہ اتنا پھیلا کہ دریاؤں کو بہا لے گیا۔ ایک ذرہ اتنا بلند ہوا کہ آسمان کی

رفعتوں کو چھونے لگا۔ ایک پھول کی خوشبو اس طرح پھیلی کہ چمن چمن مہک اٹھے۔

عقل حیران ہے کہ اس پیکر زیبا کے کس کس جلوے کا تماشا دیکھے اور اس کے حسن و جمال کے کن کن نگار خانوں کا نظارہ کرے۔ یہاں تو عالم یہ ہے کہ جدھر دیکھیے اسی کے فیض کے چشمے لہرا رہے ہیں، جس طرف نظر اٹھایئے ایک ہی تجلی ہزاروں رنگ میں بکھری ہوئی ہے، جہاں جایئے پروانوں کا ہجوم، جس صحرا میں قدم رکھیے دیوانوں کا شور:

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

ہم نے کیا کیا؟

یہ سب باتیں تو خیر القرون کی تھیں مگر ایک لمحہ کے لیے ٹھہر کر سوچئے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے تو فقط ۲۳ سال کے عرصہ میں دنیا کا نقشہ بدل کے رکھ دیا اور آپ کے خلفائے راشدین نے تیس سال کے عرصہ میں لاکھوں مربع میل کو فتح کرلیا، جبکہ آج ہماری زندگی کے سالہا سال گزر چکے ہیں اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ روئے زمین پر اسلام عروج کی بجائے زوال کی طرف جارہا ہے۔

وہ دین جس کی خاطر حضور ﷺ نے اپنا خون مبارک تک پیش کردیا اس کے لیے ہم نے پسینہ بھی نہ بہایا۔ جس دین کی خاطر حضور ﷺ نے جان کی بازی لگادی اس کے لیے ہم نے انگلی بھی نہ ہلائی۔ جس دین کی خاطر حضور ﷺ نے اپنا کل مال صرف کردیا اس کے لیے ہم نے چند روپے بھی خرچ نہ کیے۔ جس دین کی خاطر حضور ﷺ نے اپنا وطن تک چھوڑ دیا اس کے لیے ہم نے ایک قدم بھی نہ اٹھایا۔ جس دین کی خاطر حضور ﷺ نے ستائیس (۲۷) غزوات میں ہتھیاروں سے مسلح ہوکر حصہ لیا اس کی بقاء کے لیے ہم نے احتجاج تک بھی نہ کیا۔ آخر یہ کیسی بے حسی ہے، یہ کیسی بے ضمیری ہے، یہ کیسی روگردانی ہے؟ اٹھیے اور آئندہ آمد مصطفیٰ کا جشن اس طریقے سے منانے کا عزم کیجئے کہ حضور ﷺ کی روح مبارک ہم پہ راضی ہوجائے اور اسلام کا نام سربلند ہوجائے۔

جشن ولادت منانے کا طریقہ

ربیع الاوّل شریف میں جشن ولادت منانے کا بہترین طریقہ وہی ہے جس سے قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جائے۔ جو مشن حضور ﷺ، آپ کے صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار لے کر آگے بڑھے تھے، بعینہ اسی کو زندہ کیا جائے۔ مقام مصطفیٰ کے تحفظ کے لیے تن من دھن قربان کیا جائے، نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لیے کفن سر پر باندھے جائیں، اتحاد اہل سنت کے لیے سر توڑ کوشش کی جائے، فرضوں اور سنتوں کے احیاء کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جائے، خلق خدا کے لیے خوشیوں اور راحتوں کا سامان کیا جائے۔

ہم ذیل میں میلاد شریف منانے کے لیے چند ایک تقاضے لکھ رہے ہیں اگر ان سب پہ عمل کرنا ممکن ہو تو زہے نصیب ورنہ جتنے پر عمل فرما سکیں فوراً سے پیشتر ان کی نیت کر لیجئے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بھی عطا فرمائے گا:

(1) پانچ وقت کی با جماعت نماز پڑھنے کا آغاز فرمایئے اور گزشتہ فوت شدہ نمازوں کی قضا کیجئے۔

(2) اگر زکوٰۃ، عشر آپ کے ذمہ ہو تو اس کی فوری ادائیگی کا بندوبست فرمایئے۔

(3) طلباء یا طالبات کے لیے ایک عدد مدرسہ کا آغاز فرمایئے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی ایسے سنی مدرسہ کا بھرپور تعاون فرمایئے جہاں دین متین کا صحیح طور پر کام ہو رہا ہو۔

(4) اپنے علاقہ میں دوست احباب کے ساتھ مل کر میلاد النبی ﷺ کی ایک محفل کا اہتمام کیجئے جس میں درج ذیل امور کا خیال رکھیں:

--- وقت ایسا ہونا چاہیے جس میں زیادہ سے زیادہ اہل علاقہ کی شرکت ممکن ہو۔

--- مناسب سجاوٹ بھی ہونی چاہیے۔

--- ایک باعمل قاری کی تلاوت ہو، پھر ایک یا دو باعمل نعت خوان مکمل آداب کے ساتھ مناسب وقت کے لیے نعت خوانی کا شرف حاصل کریں۔

--- ایک مستند اور باعمل عالم دین کا مکمل انہماک کے ساتھ خطاب سنا جائے۔

--- بعد ازاں درود و سلام پڑھا جائے اور دعائے خیر کی جائے۔

(5) علاقہ میں مردوں کی طرح عورتوں کے لیے بھی ایک باپردہ اجتماعی محفل میلاد کا اہتمام ضرور کیا جائے۔ جس کا طریقہ کار وہی ہونا چاہیے جس کا اوپر ذکر ہوا۔

(6) بارہ ربیع الاوّل کے جلوس میں صاف ستھرا سفید لباس پہن کر، وضو کر کے، خوشبو لگا کر، درود وسلام پڑھتے ہوئے اپنے بچوں سمیت ضرور ضرور شرکت کریں۔

(7) اس ماہ مبارک میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ کرنے کی نیت سے کسی ایک غریب مریض کا اپنے خرچ پر علاج کروایئے۔۔ نیز کسی غریب گھرانے کو ایک ماہ کا غلہ مہیا کیجئے۔

(8) اگر آپ نے ابھی تک اپنے چہرے پہ سنت رسول نہیں سجائی تو آج ہی سے اس کی نیت فرمالیجئے۔ تاکہ سچے عشاقانِ رسول میں شمولیت کی سعادت حاصل ہو سکے۔

(9) جو مسلمان بہنیں مکمل پردہ نہیں کرتیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ رحمت اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مکمل شرعی پردہ کرنے کی نیت فرمائیں۔

(10) اپنی اولاد میں سے کم از کم ایک بیٹے اور ایک بیٹی کو عالمِ دین بنانے کا عزم کریں۔

(11) اپنے گھر کی چھت اور سواری پر سبز جھنڈے لگایئے۔ نیز دوسروں کے لیے بھی اپنے ذاتی خرچ سے زیادہ سے زیادہ جھنڈوں کا انتظام فرمائیں۔

(12) اس ماہ مقدس میں روزانہ کم از کم ایک سو مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ جتنی مرتبہ ممکن ہو درود شریف کا تحفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش کیجئے۔

(13) روزانہ رات کو سوتے ہوئے دس منٹ کے لیے اپنے دین و مسلک اور موت و آخرت کے متعلق سوچ بچار کیجئے۔

(14) اپنے علاقہ میں دوست احباب کے تعاون سے ہر تین ماہ بعد سالانہ چار اجتماعی دروس کا اہتمام فرمائیں۔

(15) اپنے گھر میں ذاتی مطالعہ کے لیے ایک چھوٹی سی لائبریری قائم کریں، جس میں حسب توفیق ان میں سے کچھ کتابیں خرید کر علماء کرام اور دیگر تعلیم یافتہ حضرات کو بھی تحفہ

ناسخ و منسوخ کے ثبوت میں

مولانا توصیف رضا قادری

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

"جب کوئی آیت منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔" (سورۃ البقرۃ،۱۰۶)

ہم جب کوئی آیت منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس آیت میں قرآنی آیت مراد نہیں بلکہ پچھلی کتابوں کی آیات مراد ہیں۔اور کہتے ہیں کہ قرآن میں کوئی بھی آیت منسوخ نہیں ہوئی۔ہم کہتے ہیں اس میں جن آیات کا تذکرہ ہے جو قرآن ہی کی آیات ہیں۔

کیا تمہیں عقل نہیں کہ جو ذات پچھلی کتابوں کی آیات کو منسوخ کر سکتی ہے وہ جس آیت کو چاہے منسوخ کر دکھائے؟ نسخ کا پہلا انکار کرنے والے یہودی ہیں اور دوسرے خبیثوں کے مودودی مردودی صاحب جو اسکا انکار کرے اس پر دلیل دینا لازم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس آیت سے کیا سمجھتے تھے وہ صحیح بخاری کی اس حدیث سے ظاہر ہے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: "أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ، وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ، وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ، وَذَاكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ: لَا أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: {مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا۔

(صحیح البخاری،م:٤٤٨١،٥٠٠٥)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے کہ ہم سب میں قرآن کے بہترین قاری ابی بن کعب ہیں اور دینی احکام کو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ زیادہ جانتے ہیں مگر اسکے باوجود ہم ابی بن کعب کی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ میں قرآن کریم کی کسی آیت کی تلاوت کو نہیں چھوڑوں گا جس کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے حالانکہ خود اللہ نے یہ فرمایا کہ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا۔ (البقرة:١٠٦) یہ ثابت کر دیا کہ قرآن کی بعض آیات منسوخ کی گی ہیں۔

صحیح بخاری سے منسوخ آیات کے متعلق مزید روایات:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »كَانَ المَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ«

(صحیح البخاری،م:٢٧٤٧)

عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، ابتداء اسلام میں یہ دستور تھا کہ مال اولاد کا ہے اور والدین کیلئے وصیت کرنی چاہیے، پھر اللہ نے اس حکم میں سے جس کو چاہا منسوخ کر دیا اور مرد کا حصہ عورت سے دگنا کر دیا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کیلئے چھٹا حصہ اور بی بی کیلئے اگر اولاد ہو، تو آٹھواں حصہ اور اولاد نہ ہو، تو چوتھا حصہ اور شوہر کے لئے اگر اولاد نہ ہو، تو آدھا اور اولاد ہو، تو چوتھا حصہ مقرر کر دیا۔

حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَرَأَ: (فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ) قَالَ: »هِيَ مَنْسُوخَةٌ

(صحیح البخاری،م:١٩٤٩،٤٥٠٦)

نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی، فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (البقرة:١٨٤) اور کہا کہ یہ منسوخ ہے۔

حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِدْرِيسَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: {وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ} [النساء: 33]، قَالَ: »وَرَثَةً« : (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) قَالَ: "كَانَ المُهَاجِرُونَ لَمَّا [ص:96] قَدِمُوا المَدِينَةَ يَرِثُ المُهَاجِرُ الأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ، لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: {وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ} [النساء:33] نَسَخَتْ"، ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) »إِلَّا النَّصْرَ، وَالرِّفَادَةَ، وَالنَّصِيحَةَ، وَقَدْ ذَهَبَ المِيرَاثُ، وَيُوصِي لَهُ۔

(بخاری،م:۲۲۹۲،۴۵۸۰)

سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ آیت (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) میں موالی سے مراد ورثاء ہیں اور و الذین عاقدت ایمانکم کی تفسیر یوں بیان کی کہ مہاجرین جب مدینہ پہنچے، تو مہاجر انصاری کا اس بھائی چارہ کی بنا پر وارث ہوتا تھا، جو رسول اللہ ﷺ نے انکے درمیان کرا دیا تھا مگر انصاری کے رشتہ داروں کو کچھ نہ ملتا، جب آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو آیت (وَالَّذِينَ عَقَدَتْ)، منسوخ ہوگئی پھر کہا کہ (وَالَّذِينَ عَقَدَتْ) میں امداد و اعانت اور خیر خواہی باقی رہ گئی لیکن ترکہ جاتا رہا، انکے لئے وصیت کی جا سکتی ہے۔

قَالَ أَنَسٌ: »أُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنٌ قَرَأْنَاهُ، ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ۔ (بخاری،م:۲۸۱٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو مسلمان بیر معونہ میں قتل کئے گئے تھے، انکے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوئی تھی، جس کو ہم نے پڑھا تھا، مگر تھوڑے دنوں بعد وہ

منسوخ ہوگئی، وہ آیت یہ تھی بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ، وَذَكْوَانُ، وَعُصَيَّةُ، وَبَنُو لَحْيَانَ، فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا، وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ، »فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الأَنْصَارِ«، قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُسَمِّيهِمُ القُرَّاءَ، يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، فَانْطَلَقُوا بِهِمْ، حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ، غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ، فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَبَنِي لَحْيَانَ، قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّهُمْ قَرَءُوا بِهِمْ قُرْآنًا: أَلاَ بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا، بِأَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، ثُمَّ رُفِعَ ذَلِكَ بَعْدُ۔ (صحیح البخاری، م:۳۰٦٤)

قتادہ، ان سے روایت کرتے ہیں کہ رسالتمآب ﷺ کے پاس علذ کوان عصیہ اور بنولحیان نے یہ دعویٰ کرکے کہ وہ اسلام لاچکے ہیں آپ ﷺ سے اپنی قوم کے لئے امداد کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے ستر انصاران کی امداد کے لئے انکے حوالہ کئے اَن سے کہا کہ ہم ان انصاریوں کو قراء کہتے تھے یہ لوگوں کو لکڑیاں جمع کرتے اور رات بھر نماز پڑھتے چنانچہ وہ عابد وزاہد ستر قراء، ان کے ساتھ روانہ ہوئے اور مقام بیر معونہ میں پہنچ کران لوگوں نے ان انصاریوں سے بےوفائی کی اور سب کو شہید کردیا تو رسالت مآب ﷺ نے ایک مہینہ تک قنوت میں رعلذ کوان اور بنولحیان کے لئے بددعا کی قتادہ نے کہا کہ اس نے بیان کیا ہے کہ مسلمان کی شان میں ایک عرصہ تک یہ آیت پڑھتے رہے کہ آگاہ ہوجاؤ اور ہماری قوم کو یہ خبر پہنچادو کہ ہم اپنے رب سے مل گئے ہیں۔ وہ ہم سے راضی ہوگیا اور ہم اس سے راضی ہیں پھر یہ بعد میں منسوخ ہوگئی۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ: {وَعَلَى

الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ} [البقرة: 184] . »كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ، حَتَّى نَزَلَتِ الآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا« قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: »مَاتَ بُكَيْرٌ، قَبْلَ يَزِيدَ۔ (صحیح البخاری،م:۴۵۰۷)

عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ :البقرۃ: ۱۸۴) یعنی تندرست آدمی بھی اگر چاہے تو روزہ نہ رکھے اور فدیہ ادا کر دے چنانچہ اسکے بعد پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ: البقرۃ: ۱۸۵) تو اس آیت سے وہ اگلی آیت منسوخ کردی گئی۔ بکیر کا انتقال یزید سے قبل ہوا ہے۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي القَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: {وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ} [الفرقان: 68] فَقَالَ سَعِيدٌ: قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ، فَقَالَ: »هَذِهِ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ۔ (صحیح البخاری،م:۴۷۶۲)

قاسم بن ابی بزہ، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا جو کوئی کسی مومن کو قصداً مار ڈالے اس کی توبہ قبول ہے؟

پھر میں نے یہ آیت پڑھی (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ آخر تک: الفرقان: ۶۸) تو سعید بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عباس کے سامنے یہی آیت پڑھی تھی جیسے تم نے میرے سامنے پڑھی تو انہوں نے کہا کہ یہ آیت مکی ہے مگر مدنی آیت نے اس کو منسوخ کردیا اور وہ یہ ہے کہ (وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا آخر تک) المائدہ: ۹۵)

علامہ سیوطی بیان کرتے ہیں امام عبدالرزاق نے مصنف میں، امام طیالسی اور

امام سعید بن منصور نے، امام عبداللہ بن احمد نے زوائد مسند میں امام نسائی اور امام ابن منذر نے اور ابن الانباری نے مصاحف میں، امام دار قطنی نے، امام حاکم نے صحیح سند کے ساتھ، امام ابن مردویہ نے اور امام الضیاء نے المختارۃ میں زر بن حبیش سے روایت کیا ہے کہ مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم سورہ احزاب میں کتنی آیات پڑھتے ہو؟ میں نے تہتر آیات' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: مجھے یاد ہے کہ سورہ احزاب سورہ بقرہ کے برابر یا اس سے بھی بڑی تھی اور ہم نے اس میں یہ آیت پڑھی تھی کہ جب بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت زنا کریں تو ان کو رجم کردو، یہ اللہ کی طرف سے عبرت والی سزا ہے اور اللہ عزیز اور حکیم ہے، پھر ان میں سے جو آیتیں محو کردی گئیں وہ محو کردی گئیں۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے سورۃ احزاب پڑھی تھی، مجھے اس کی ستر آیتیں بھلادی گئی ہیں جن کو اب میں نہیں پاتا۔

امام ابوعبید، امام ابن لانباری اور امام ابن مردویہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں سورہ احزاب میں دوسو آیتیں پڑھی جاتی تھیں اور جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصاحف کو لکھا تو وہ صرف اتنی آیات لکھنے پر قادر ہوئے جو اب ہیں۔

(درمنثور، ج ۵ ص ۱۸۰۔۱۷۹ 'مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی ایران)

ذیل کی یہ دونوں احادیث مسند احمد کی ہیں:

۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَبَكَى قَالَ أَيَّةُ آيَةٍ قُلْتُ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ حِينَ أُنْزِلَتْ غَمَّتْ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَمًّا شَدِيدًا وَغَاظَتْهُمْ

غَيظًا شَدِيدًا يَعْنِي وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْنَا إِنْ كُنَّا نُؤَاخَذُ بِمَا تَكَلَّمْنَا وَبِمَا نَعْمَلُ فَأَمَّا قُلُوبُنَا فَلَيْسَتْ بِأَيْدِينَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا قَالَ فَنَسَخَتْهَا هَذِهِ الْآيَةُ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ فَتُجُوِّزَ لَهُمْ عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَأُخِذُوا بِالْأَعْمَالِ۔

ترجمہ: مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابو العباس! میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، وہ یہی آیت پڑھ کر رونے لگے، انہوں نے پوچھا کون سی آیت؟ میں نے عرض کیا "ان تبدو امافی انفسکم اوتخفوھی حاسبکم بہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر شدید غم و پریشانی کی کیفیت طاری ہوگئی اور وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم اگر ہماری باتوں اور ہمارے اعمال پر مواخذہ ہو تو ہم ہلاک ہو جاتے ہیں، ہمارے دل تو ہمارے اختیار میں نہیں ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہی کہو کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حکم نبوی کی تعمیل میں کہنے لگے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا، بعد میں یہ حکم اگلی آیت "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا" نے منسوخ کر دیا اور دل میں آنے والے وسوسوں سے درگذر کر لی گئی اور صرف اعمال پر مواخذہ کا دارومدار قرار دے دیا گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے سترواں جزو ہے۔

۷۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ

يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَاشْتَدَّ ذَٰلِكَ عَلَى صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَثَوْا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْكَ هَٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيقُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِثْرِهَا آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ قَالَ عَفَّانُ قَرَأَهَا سَلَّامٌ أَبُو الْمُنْذِرِ يُفَرِّقُ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَٰلِكَ نَسَخَهَا اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِقَوْلِهِ لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ فَصَارَ لَهُمَا كَسَبَتْ مِنْ خَيْرٍ وَعَلَيْهِ مَا اكْتَسَبَتْ مِنْ شَرٍّ فَسَّرَ الْعَلَاءُ هَٰذَا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ قَالَ نَعَمْ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر سورت بقرہ کی آیت نازل ہوئی" کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے، وہ سب اللہ کی ملکیت میں ہے، تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تم سے اسکا حساب خود ہی لے لے گا پھر جسے چاہے گا معاف فرما دے گا اور جسے چاہے گا سزا دے دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے" تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ بات بڑی گراں گذری۔ چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں ابتک جتنے اعمال نماز، روزہ، جہاد اور صدقہ کا مکلف بنایا گیا ہے، ہم ان کی طاقت نہیں رکھتے تھے لیکن اب

آپ پر جو آیت نازل ہوئی ہے، ہم میں اس کی طاقت نہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم وہی بات کہنا چاہتے ہو جو تم سے پہلے یہودیوں اور عیسائیوں نے کہی تھی کہ ہم نے سن لیا لیکن مانیں گے نہیں تمہیں یوں کہنا چاہئے کہ ہم نے سن لیا اور مانیں گے بھی،

پروردگار! ہم آپ سے آپ کی مغفرت کے طلبگار ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہی کہنا شروع کر دیا کہ ہم نے سن لیا اور مانیں گے بھی، پروردگار! ہم آپ سے مغفرت کے طلبگار ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ جب انہوں نے اسکا اقرار کر لیا اور ان کی زبانوں نے اپنی عاجزی ظاہر کر دی تو اسکے بعد ہی اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی "آمن الرسول بما انزل الیہ" الی آخرہ کہ پیغمبر اور مومنین اپنے رب کی طرف سے نازل ہونے والی وحی پر ایمان لے آئے ان میں سے ہر ایک اللہ پر اسکے فرشتوں کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لے آیا اور یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں روا رکھتے اور کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مانیں گے بھی،

پروردگار! ہمیں معاف فرما تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے جب انہوں نے یہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکم کو منسوخ کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمادی کہ "اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اسکی طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بناتے، اسکے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا اور اسی کا وبال ہے جو اس نے کیا علماء اسکی تفسیر یہ بیان کرتے ہیں کہ ان سانحیر کا جو کام کرتا ہے اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور برائی کا جو کام کرتا ہے، اسی کا نقصان بھی اسی کو ہوگا،

پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہم سے مؤاخذہ نہ فرما" اللہ نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے" پروردگار ہم پر پہلے لوگوں جیسا بوجھ نہ ڈال" اللہ نے جواب دیا ٹھیک ہے"۔

پروردگار! ہم پر ایسی چیزوں کا بار نہ ڈال جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے" اللہ نے جواب دیا ٹھیک ہے" ہم سے درگذر فرما، ہمیں معاف فرما ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا آقا ہے، لہٰذا کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

محسنِ اہلسنت روانہ ہوا

محمد منیر رضا

ہمدرد، شفیق، رحم دل، مہربان، نہایت سخی، درویش منش، متقی، پرہیزگار، متبع شریعت، عامل سنت، مذہب حق اہلسنت و جماعت پر سختی سے عمل پیرا خصوصاً علماء اہلسنت اور مدارس دینیہ سے محبت فرمانے والے مناظرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دا تا رحمۃ اللہ علیہ کے منظورِ نظر الحاج صوفی محمد خالد قادری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ 19 ربیع النور 1440ھ مطابق 27 نومبر 2018ء بروز منگل بوقت ظہر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رحلت فرمانا اہلسنت کے لیے ایک عظیم سانحہ سے کم نہیں۔ آپ نے ساری زندگی مساجد و مدارس، علماء اہلسنت و عوام اہلسنت کی بے پناہ خدمت فرمائی۔ اَن گنت نادار و مستحق افراد کی سرپرستی فرماتے رہے۔ اس گئے گزرے دور میں آپ کی ہستی ایک مسیحا سے کم نہ تھی۔ جس کو مستحق پایا اس پر کرم نوازی کی انتہا کر دی۔ حاجی صاحب نہایت ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ جو ایک بار ملا حاجی صاحب ہی کا ہو کر رہ گیا۔ اور ہمیشہ آپ کے توجہ میں رہا ہر خوشی و غمی کے موقعہ پر اُسے یاد رکھا۔ اَن گنت مساجد و مدارس سے مالی تعاون فرمانا آپ کا خاصا تھا۔

اِدارہ اشاعت اسلام اور مرکزی مجلس رضا لاہور خصوصاً قبلہ حاجی صاحب کے تعاون سے ہزاروں کی تعداد میں کتب و رسائل چھاپ کر ملک بھر کے طول و عرض میں پہنچا رہے ہیں۔

دعا ہے پروردگار دو عالم عزوجل بطفیل سرکارِ دو عالم ﷺ قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان جاری و ساری رکھے اور اہلسنت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے۔

قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے جاری کردہ مشن پر چلتے رہنے کی توفیق بخشے آمین

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا

حاجی صاحب کی وصال کی خبر سنتے ہی آپ کی رہائش گاہ پر سینکڑوں سوگوار پہنچ گئے۔راقم حاجی صاحب کے غسل میں شریک تھا الحمدللہ مسکراتا چہرہ محسوس ہوتا تھا جیسے سو رہے ہوں،سینہ مبارک نہایت روشن تھا،رات دس بجے جنازہ اٹھا تو سینکڑوں کاندھے آگے بڑھے اور فضا نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی اور منظر یہ تھا ۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا جھوم کے نکلے
محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

نماز جنازہ بغداد شریف سے تشریف لائے فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مولانا سید محمد سلیم البغدادی مدظلہ نے پڑھائی۔دعا شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد عبداللطیف جلالی مدظلہ العالی نے فرمائی۔

نماز جنازہ میں سینکڑوں افراد شریک ہوئے اور ہر زبان پر یہی تھا کہ حاجی صاحب تو جنتی ہیں جنتی۔اس موقعہ پر صاحبزادہ محمد اکبر صاحب،صاحبزادہ مولانا محمد عمر صاحب،محترم اویس قرنی صاحب،حافظ محمد فیاض صاحب،حاجی صاحب کے رفیق خاص محمد شہزاد صاحب،حاجی مصطفیٰ کے بھائی اور بھتیجے شیخ عمیر،شیخ وسیم،شیخ محسن اور حاجی عمران آصف ودیگر عزیز واقارب شریک تھے۔بعدہٗ اولڈ کیمپس کے سامنے واقع قبرستان بدھو آوا میں اشک بار آنکھوں سے حاجی صاحب کو سپرد خاک کیا گیا تدفین کے بعد قبر شریف پر تلاوت کلام پاک اور نعت شریف کا سلسلہ جاری رہا۔

نوٹ: حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لیے ختم چہلم مورخہ 6 جنوری 2019ء بروز اتوار دن گیارہ بجے صوفی صاحب والی مسجد وسن پورہ لاہور میں ہوگا۔

□□□